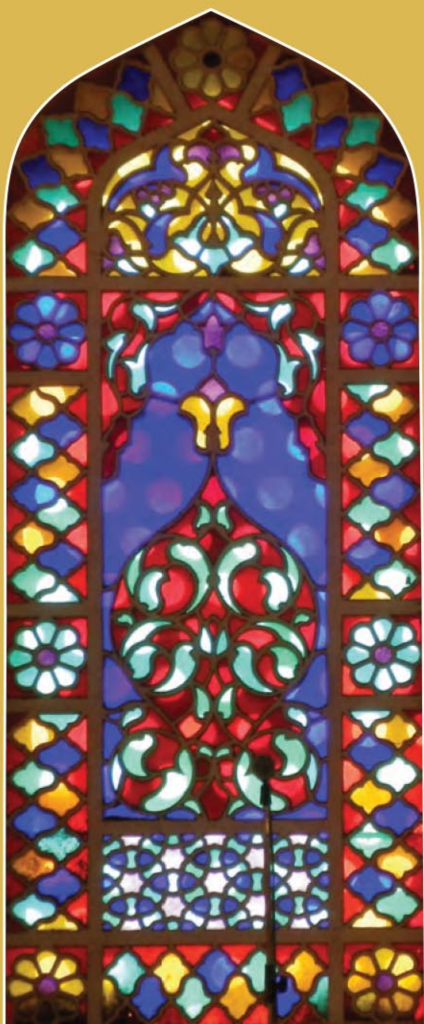
اَللّٰھُمَّ



ظفراللہ خان



دعا عاجزی و انکساری یا شکر کی حالت میں قلب کی کیفیت کے اظہار کا ایک آسان اور محبوب ترین عمل ہے۔ دعا بنی آدم کا سب سے قیمتی سرمایا ہے، جو انبیاء علیہم السلام کے بھی شامل حال رہا ہے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ معمول بھی یہی تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان جیسی بلندیوں سے جس آزمائش کی پاداش میں زمیں پر بھیجا گیا، اس آزمائش سے رہائی اور چھٹکارے کے لیے دعا ہی کا تحفہ عطا فرمایا گیا اور انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اپنے متعلقین کو ایسی ہی دعاؤں کے ذریعے سے اپنے خالق حقیقی سے مربوط کیا ہے۔

قرآن مجید کا آغاز اور اختتام بھی دعائیہ کلمات سے ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اپنے محبوب بندوں کی دعاؤں کا بار بار ذکر فرمایا ہے، تاکہ تمام انسان ان کلمات سے اپنے رب کو یاد فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ

اَللّٰھُمَّ

ظفر اللہ خان

ایمل مطبوعات
www.emel.com.pk

Allahumma

Compiler: Zafarullah Khan
Publisher: Emel Publications

ایڈیشن : اوّل ۲۰۱۵
ناشر : ایمل پبلیکیشنز۔ اسلام آباد www.emel.com.pk
مطبوعہ : انڈسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ، اسلام آباد www.industree.com.pk
ISBN : 978-969-9556-13-5

تقسیم کنندہ : ایمل پبلیکیشنز۔ ۱۲، سیکنڈ فلور، مجاہد پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ فون: 92-51-2803096
اسلام آباد : سعید بک بینک، جناح سپر مارکیٹ، اسلام آباد
لاہور : کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور کراچی : فضلی بک اسٹور، اردو بازار، کراچی
قیمت : =/480 روپے US$ 22

پاکستان بھر سے براہ راست منگوانے کے لیے 0342-5548690 پر کال یا SMS کریں۔

اس کتاب کی اشاعت کے لیے ہم سلسلہ عالیہ ٹرسٹ، اسلام آباد کے شکر گزار ہیں

297.382 خ۔ا۔ن	خان، ظفر اللہ اللہم/ظفر اللہ خان۔ اسلام آباد: ایمل مطبوعات، 2015۔ xvi، 224 ص۔ کتابیات 978-969-9556-13-5: 480 روپے 1. دعائیں۔ 2. قرآن۔ 3. حدیث۔ 4. اسلام۔ 5. مصنف۔ 6. عنوان

فہرستِ مضامین

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ

(سورۃ البقرہ: آیت: ۱۸۶)

(جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو
(کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے
والا مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں)

پیش لفظ

ہر انسان کی زندگی میں کچھ لمحات اور واقعات ایسے پیش آتے ہیں کہ وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محسوس کرتا ہے۔ اس حالت میں اس کے ہاتھ بے ساختہ دعا کے لیے اٹھتے ہیں اور انسان زبان پر چند دعائیہ کلمات ادا کرتا ہے۔ اس صورت حال میں اپنے سے کسی بالا ہستی کو پکارنا، دعا اور مناجات کے زمرے میں شامل ہے۔

اسی طرح جب انسان دیکھتا ہے کہ وہ تمام ظاہری اور روحانی نعمتیں جو اس کو حاصل ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، تو اس کے دل میں نعمتوں کے شمار کے بقدر محبتِ باری تعالیٰ پیدا ہوتی ہے اور دل میں حمد و ثنا اور شکر خداوندی کا داعیہ ابھرتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بندہ شکر گزاری کے کلمات ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کا یہ تصور موجود ہے، مگر اسلام نے دعا کی حقیقت کو مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔

قرآن مجید کا آغاز اور اختتام بھی دعائیہ کلمات سے ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ سے بہتر آداب اور دعا کی کیا صورت ہو سکتی ہے اور آخری دو سورتوں سے بہتر استعاذہ اور مدد کے لیے کیا اذکار ہو سکتے ہیں۔ رسول ﷺ نے دعا ہی کو عبادت قرار دیا ہے۔ مختصر طور پر اسلام سے بہتر حقیقت دعا کو کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا اور قرآن مجید اور نبی اکرم ﷺ سے بہتر کسی نے اس کے آداب و ضوابط اور کلمات عطا نہیں فرمائے۔

دعا بنی آدم کا سب سے قیمتی سرمایا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان جیسی بلندیوں سے جس آزمائش کی پاداش میں زمین پر بھیجا گیا، اس آزمائش سے رہائی اور چھٹکارے کے لیے دعا ہی کا تحفہ عطا فرمایا گیا اور

پھر انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اپنے متعلقین کو ایسی ہی دعاؤں کے ذریعے سے اپنے خالق حقیقی سے مربوط کیا ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں دعاؤں کے نظام اور نصاب کو بھی مکمل کر دیا گیا ہے۔ مسنون خصوصی، مسنونِ عمومی اور ماثورہ دعاؤں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے امت کو نصیب ہوا ہے۔

آج انسان ہر طرف سے لاچار، بے بس، بے کس اور مجبور ہے۔ پریشانیاں، تکالیف، مصائب، دکھ، غم اور خوف و ہراس انسان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ روحانی اور جسمانی بیماریاں اس کو تباہ کر رہی ہیں۔ حوادثِ زمانہ کے تھپیڑوں سے انسانیت جاں بلب ہے۔ زندگی مصائب و آلام کا رستا ہوا ناسور بن چکی ہے۔ انسان کو مجموعی طور پر سوچنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہم مصیبتوں، پریشانیوں، آفتوں اور مشکلات کے وقت مادی جائز و ناجائز تدبیروں کی تلاش میں تو سرگردان رہتے ہیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اُدعونی استجب لکم (مجھ سے دعاء کرو میں تمہارا کام پورا کر دوں گا) کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام مسائل کے حل کے لیے اپنے اللہ عزوجل سے اپنا رابطہ قائم رکھے۔ اس کے حضور گڑگڑائے۔ آہ و زاریاں کرے۔ ندامتوں، شرمندگیوں، پشیمانیوں کا اظہار کرے۔ آنسو بہاتے ہوئے اپنی تمام التجائیں اسی کے حضور پیش کرے۔ پھر دیکھیں کہ مسائل کیسے حل ہوتے ہیں۔ جلد ہی انسان اپنے دکھوں، تکلیفوں سے نجات پا جائے گا۔ اس کی زندگی پرسکون، کامیاب و کامران ہو جائے گی۔

اسی مقصد کے لیے یہ کتاب قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے، جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے رابطہ کا ایک طریقہ سکھاتی ہے کہ کس طرح انسان اپنی مشکلات کے وقت، کس مصیبت و پریشانی

کے لیے، کن الفاظ کے ساتھ اپنے خالق و مالک و رازق کو پکارے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا صبح و شام کیسے شکر بجالائے۔

خدائے عزوجل سے امید ہے کہ یہ کتاب بندوں کا اپنے خدا تعالیٰ سے رابطہ بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوگی اور مرتب کے لیے بہانہ مغفرت ہوگی۔

ظفر اللہ خان

خانقاہ سلسلہ عالیہ

اسلام آباد

فروری ۲۰۱۵

عرضِ ناشر

"اللّٰہم" دراصل کتاب الدعا ہے۔ کتاب الزہد اور بہترین انسان کا اگلا قدم۔

ظفر اللہ خان کا سفر دو مختلف سطحوں پر تیزی سے جاری ہے، علمی اور عملی۔ دعا کے موضوع پہ یہ کتاب علمی سفر کا ایک اور پڑاؤ ہے، عملی سفر کے مراحل تو سامنے ہیں ہی۔

دعا انسانی بے بسی کا وہ اظہار ہے جو بیک وقت خالق کا حکم اور اسکی پسند ہے۔ رحمٰن اور عباد الرحمٰن کے تعلق کا یہ مظہر اپنی نہاد میں اس قدر بھرپور ہے کہ جملہ عملی اور کلامی عبادات کا سرنامہ ٹھہرتا ہے۔

دعا عمل ہے اور کیفیت بھی، راستہ ہے اور منزل بھی۔۔۔ طلب ہے اور مطلوب بھی، عشق ہے اور دوائے عشق بھی۔۔۔ غیّاب میں حضوری اور حضوری میں سپردگی کا رنگ۔۔۔ زمان و مکان سے ماورا، عالم امکاں سے آگے۔۔۔

عشق کی تقویم میں عصر رواں کے سوا
اور زمانے بھی ہیں جن کا نہیں کوئی نام

دعا حمد ہے اور عجز بھی، شکر ہے اور طلب بھی۔۔۔ دعا خوف ہے اور امید بھی، گریہ ہے اور سکون بھی۔۔۔ دعا اضطراب ہے اور سکینت بھی، بندگی ہے اور بندگی کا اظہار بھی۔۔۔ دعا زندگی ہے اور طرز زندگی بھی۔

اس طرز زندگی کے حصول کی دعا، اپنے لئے اور آپکے لئے بھی، ظفر اللہ خان کے لئے تو ہے ہی۔

شاہد اعوان

0321-5168575

۱

دعا

دعا کا تعارف

دعا کا تعارف

ا۔ دعا کا مفہوم

دعا کا معانی پکارنا، آواز دینا، منسوب کرنا، کسی کام کی ترغیب دینا، مدد طلب کرنا اور عبادت کرنا کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا اور بارگاہ الٰہی سے کسی اچھی یا بری شے کا اپنے یا دوسرے کیلئے درخواست کرنے کو دعا کہتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں دعا، بندے کا خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے۔

۲۔ قرآن پاک میں دعا کا مفہوم

قرآن پاک میں لفظ دعا مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے، مثلاً

(ا)۔ بلانا اور پکارنا

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا [1]

(مسلمانوں رسول کو اس طرح نہ بلایا کرو، جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو)

ا۔ سورۃ النور: آیت: ٦٣

(۲)۔ منسوب کرنا

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ[1]

(منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے)

(۳)۔ عبادت کرنا

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ[2]

(بے شک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، وہ تمہارے جیسے بندے ہیں۔ پس انہیں پکارو۔ پھر اگر تم سچے ہو، تو وہ تمہاری بات قبول کریں)

(۴)۔ مدد کے لیے پکارنا

(i)۔ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ[3]

(اور اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لاؤ، اگر تم سچے ہو)

(ii)۔ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ[4]

(انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب کو پکاریں)

---

[4]۔ سورۃ اعراف: آیت: ۱۳۴

(iii)۔ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ[1]

(اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ طور پر پکارو)

(iv)۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِیۡ[2]

(جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے پوچھیں، تو انہیں بتادیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں، جب وہ پکارتے ہیں)

۳۔ دعا کے طریقے

دعا کئی طرح سے کی جاتی ہے، جیسا کہ

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی حمد وثنا بیان کرنا۔ جیسا کہ ربنا لك الحمد (اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں) کہا جائے

(۲)۔ اللہ تعالیٰ سے عفو ورحمت اور ایسی چیزیں طلب کرنا جس سے اس کا قرب حاصل ہو۔ جیسا کہ اللھم اغفرلنا (اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے)

(۳)۔ دنیا کی بھلائی کی درخواست کرنا۔ جیسے اللھم ارزقنی۔ (اے ہمارے پرودگار! ہمیں رزق عطا فرما)

۱۔ سورۃ اعراف: آیت: ۵۵

۲۔ سورۃ البقرہ: آیت: ۱۸۵

(۴)۔ علاوہ ازیں تسبیح وتہلیل اورتحمید کوبھی دعا ہی کہا جاتا ہے۔کیونکہ یہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضااورقرب حاصل کرنے کا ذریعہ اورطریقہ ہے

۴۔ دعاکےارکان

دعاکے چارارکان ہیں

(ا)۔ مدعو(جسے دعامیں پکاراجائے)

دعامیں جس کو پکارا جاتا ہے، وہ خداوندقدوس کی ذات ہے۔وہ آسمان اورزمین کا مالک ہےاوراس کا خزانہ جودوعطا سے ختم نہیں ہوتا۔اسی طرح وہ اپنی ساخت وکبریائی میں کوئی بخل نہیں کرتا۔کسی چیز کےعطا کرنے سے اس کی ملکیت کادائرہ تنگ نہیں ہوتااوروہ بندوں کی حاجتوں کوقبول کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتا۔جیسا کہ ارشادربانی ہے

(i)۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا [۱]

(ہم آپ کے پروردگار کی عطاوبخشش سے ان کی اوراُن سب کی مدد کرتے ہیں اور آپ کے پروردگار کی عطاکسی پربندنہیں ہے)

(ii)۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ [۲]

(مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا)

۱۔سورۃ الاسراء: آیت:۲۰

۲۔سورۃ غافر: آیت:۶۰

(۲)۔ داعی (دعا کرنے والا یعنی بندہ)

بندہ ہر چیز کا محتاج ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يٰأَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ[۱]

(انسانو! تم سب اللہ کی بارگاہ کے فقیر ہو اور اللہ صاحب دولت اور قابلِ حمد وثنا ہے)

دعا کرنے والے کو ہمیشہ اپنے محتاج اور خداوند عالم کے مختار ہونے کا احساس ہونا چاہیے۔ جتنا بھی انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محتاج رہے گا، اتنا ہی اللہ کی رحمت سے قریب رہے گا اور اگر تکبر کر کے اپنی حاجت اور ضرورت کو اس کے سامنے پیش نہیں کرے گا، تو اللہ کی رحمت سے دور ہوتا جائے گا۔

(۳)۔ دعا (بندے کا خدا سے مانگنا)

دعا یعنی بندے کا اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پیش کرنا، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

(أ)۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ[۲]

(اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)

مسلمانوں کیلئے اللہ کے نزدیک حاجتیں پوری کرنے کیلئے دعا مانگنا اور اللہ عزوجل

۱۔ سورۃ فاطر: آیت: ۱۵

۲۔ سورۃ الفاتحہ: آیت: ۴

سے مدد طلب کرنے سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ دعا کے ذریعہ سے مصائب و بلا کے دروازوں کو بند کیا جا سکتا ہے۔

انسان اور رب کے درمیان رابطہ قائم کرنے کا ذریعہ دعا ہے۔ اللہ سے مانگتے وقت انسان اپنے تمام اختیارات کا مالک خدا کو سمجھے۔ یعنی خدا کے علاوہ کوئی اس کی دعا قبول نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

(ii)۔ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ [1]

(بھلا وہ کون ہے (سوائے خدا کے) جو مجبور کی فریاد کو سنتا ہے، جب وہ اس کو آواز دیتا ہے اور اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے)

مضطر (مجبور) کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے پاس دوسرا کوئی راستہ اور اختیار نہ رہے۔ اگر کوئی اختیار ہے، تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ جب ایسا ہوگا، تو انسان اپنے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں مضطر (مجبور) محسوس کرے گا۔ اس وقت مجبور کی دعا اور اللہ کی قبولیت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہے گا۔ دعا میں اس مجبوری اور چاہت کا مطلب خدا کے علاوہ دنیا اور اس میں موجود اشیا سے امید کا ختم کر لینا ہے۔ صرف اور صرف خداوند عالم کو ہی مددگار سمجھنا ہے۔

دعا کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ جب بھی انسان کی حاجت اللہ کی طرف عظیم

۱۔ سورۃ النمل: آیت: ۶۲

ہوگی اور وہ اللہ کا زیادہ محتاج ہوگا، اتنا ہی دعا کے ذریعہ اللہ کی طرف زیادہ متوجہ ہوگا۔ جتنا اللہ کی طرف متوجہ رہے گا، اتنا ہی اللہ کی رحمت سے قریب ہوگا۔ اس کے برعکس بھی ایسا ہی ہے۔ یعنی جتنا انسان اپنے کو بے نیاز محسوس کرے گا، خدا سے دور ہوتا جائے گا۔

(۴)۔ مدعولہ (وہ حاجت اور ضرورت، جو بندہ خداوند قدوس سے طلب کرتا ہے)

بارگاہ الٰہی میں راز و نیاز اور مانگنا صرف بزرگان دین کے الفاظ اور دعاؤں پر منحصر نہیں ہے، بلکہ انسان اس مقام پر آزاد و خود مختار ہے اور ہر حالت میں اور ہر جگہ اور ہر زبان میں اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت کو پیش کر سکتا ہے۔ انسان کیلئے خداوند عالم سے چھوٹی سے چھوٹی حاجت طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے لئے جوتا اور جانوروں کے لئے چارہ اور اپنے لئے آٹا نمک بھی مانگ سکتا ہے۔ لیکن سب سے اچھی بات یہ ہے کہ انسان انبیائے اکرام علیہ السلام، صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور بزرگان دین کے بتائے ہوئے کلمات اور الفاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرئے کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہم سے زیادہ رکھتے تھے۔

۵۔ قرآن پاک میں دعا کی عظمت

دعا کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ ہدایت دی ہے۔ ان آیات مبارکہ سے دعا کی عظمت واضح ہوتی ہے۔

(۱)۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے قریب ہے۔ جب بندہ اپنے خدا کو دعا کے لیے پکارتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ [۱]

(جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں)

(۲)۔ قرآن پاک میں اللہ عزوجل کو عاجزی وخوف سے پکارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد پاک ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ [۲]

(لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور

۱۔ سورۃ البقرہ: آیت:۱۸۶

۲۔ سورۃ الاعراف: آیت:۵۵،۵۶

خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے)

(۳)۔ دعا بندگی کی علامت ہے۔اس کے وسیلے سے بندہ اللہ کی توجہ طلب کرتا اور اس سے مدد اور رحمت حاصل کرتا ہے۔اس کے ذریعے وہ اپنی حاجت کی درخواست اور بے بسی کا اظہار کرتا ہےاور غیر اللہ کی طاقت وقوت سے برأت کا اظہار کرتا ہے

فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ[۱]

(اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل نہ ہونا)

(۴)۔ دعا ان اہم عبادات میں سے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔اس نے اس کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے اور دعا نہ کرنے والوں کو وعید سنائی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِين[۲]۔

(تمہارے رب نے فرمایا کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔یقین

۱۔سورۃ الاعراف: آیت:۲۰۵

۲۔سورۃ المومن: آیت:۶۰

مانو، جو لوگ میری عبادت (یعنی اللہ تعالیٰ کو پکارنے اور اس سے دعائیں کرنے) سے خودسری کرتے ہیں، وہ ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے)

(۵)۔ دعا سے مسلمانوں کے باہمی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالۡإِيمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ [۱]

(جو ان کے بعد آئیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں)

(٦)۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دعا کرنے والے بندوں کی ان الفاظ میں تعریف فرمائی ہے

إِنَّهُمۡ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الۡخَيۡرَاتِ وَيَدۡعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ [۲]

(یہ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ، طمع، ڈر اور خوف سے پکارتے تھے۔ اس حال میں کہ ان پر خضوع و خشوع کی کیفیت طاری ہوتی تھی)

۱۔ سورۃ الحشر: آیت: ۱۰

۲۔ سورۃ الانبیاء: آیت: ۹۰

٦۔ حدیث پاک اور دعا کی عظمت

(۱)۔ اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی عظمت و برکت، دعا کے آداب اور دعا کرنے کے بارے میں واضح ہدایات دی ہیں۔ایسی بے شمار احادیث ہیں جن میں دعا کا ذکر ہے اور دعا کی اہمیت وفضیلت کو واضح کیا گیا ہے، جن میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں

(۲)۔ دعا سراسر عبادت ہے[۱]۔

(۳)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بہتر نہیں ہے[۲]۔

(۴)۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ دعا عین عبادت ہے[۳]۔

(۵)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے[۴]۔

(٦)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

[۱]۔جامع ترمذی۔رقم:۳۳۷۰

[۲]۔سنن ابن ماجہ۔رقم:۳۸۲۹

[۳]۔سنن ابوداؤد۔جلد اول:۱۴۷۵

[۴]۔جامع ترمذی۔جلد دوم:رقم:۱۳۲۳

نے ارشاد فرمایا کہ دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے۔ ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کرو[۱]۔

(۷)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ یعنی دعا کرو کہ وہ فضل و کرم فرمائے۔ کیونکہ اللہ کو یہ بات محبوب ہے کہ اس کے بندے اس سے دعا کریں اور مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید رکھتے ہوئے اس بات کا انتظار کرنا کہ وہ بلا اور پریشانی کو اپنے کرم سے دور فرمائے گا۔ دعا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے[۲]۔

(۸)۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پروردگار میں اعلیٰ درجہ کی حیا اور کرم کی صفت ہے۔ جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے، تو اس کو شرم آتی ہے کہ اس کو خالی ہاتھ واپس کرے (کچھ نہ کچھ عطا فرمانے کا فیصلہ ضرور فرماتا ہے)[۳]۔

(۹)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ دعا کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ یاد رکھو!

۱۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۵۰۳

۲۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد دوم: رقم: ۷۵۹

۳۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۵۱۲

اللہ تعالیٰ غافل اور کھیلنے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا[۱]۔ یعنی اس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی، جس کا دل دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ سے غافل اور غیر اللہ میں مشغول ہو۔

۷۔ دعا کے آداب

(۱)۔ اللہ تعالیٰ رحیم ہے، کریم ہے، مہربان ہے، سننے والا ہے، دینے والا ہے، مانگنے والے بندے پر اسے پیار آتا ہے۔ بندے کا اپنے رب سے مانگنے کا عمل اسے عزیز ہے۔ بندہ اپنے رب سے خاموشی کے ساتھ، عاجزی کے ساتھ، انکساری کے ساتھ، اطاعت کے ساتھ، فرمابرداری کے ساتھ، فقیری کے ساتھ، گدائی کے ساتھ، چپکے چپکے، دھیمی آواز کے ساتھ، خشوع وخضوع کے ساتھ، اعتراف گناہ اور احساس ندامت کے ساتھ، گڑگڑا کر دعا کرے، یہ افضل ہے اور اللہ کو بے حد پسند بھی ہے۔

(۲)۔ اس کے برعکس وہ اپنے اس بندے کو پسند نہیں کرتا، جو اس سے نہ مانگے۔ اس سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے نہ مانگے، اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے[۲]۔

(۳)۔ دعا مومن کے لیے توشہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عظیم الشان نعمت ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جب بندے کو دعا جیسی خصوصی نعمت حاصل ہو، تو وہ اس کے

۱۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد دوم: رقم: ۲۰۰۷

۲۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۳۲۵

جملہ آداب کو بھی بجا لائے اور پوری احتیاط، خشیت اور یقین کے ساتھ اپنی درخواست اللہ رب العزت کے حضور پیش کرے۔

(۴)۔ انسان دنیاوی خوشحالی اور ترقی کی بنا پر خواہ اپنے رب سے کتنا ہی دور نکل جائے اور غفلت کے کتنے ہی گہرے پردے اس کے دل پر پڑ جائیں، بہرحال مصائب کے ہجوم اور تکالیف میں مبتلا ہونے کے وقت بے اختیار، بے ساختہ فریاد اور دعا کے لیے اس کے ہاتھ اٹھ جاتے ہیں۔ دعا بے چارگی اور درماندگی کی حالت اضطرار میں لطف و رحم کی وہ پکار ہے جو اطمینان قلب کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ جب کوئی پریشانی ہوتی ہے۔ جب کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے یا پھر کسی امید کے چراغ مدہم ہونے لگتے ہیں، تو وہ بے اختیار اس پاک ذات کی طرف لوٹتا ہے، جو ارض و سماوات کا خالق اور کائنات کا مالک ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں یہاں کے ہر وجود کی تقدیر ہے۔ اس لیے دعا نہایت کامل احتیاط، اللہ کے ساتھ محبت اور تمام آداب و شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے مانگنی چاہیے۔ اس لیے ذیل میں قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دعا کے کچھ آداب بیان کیے جاتے ہیں۔

(i)۔ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کرنی چاہیے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے اور یہی عمل دعا کے آخر میں بجالانا چاہیے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو سنا۔ اس نے نماز میں دعا

کی، جس میں نہ اللہ کی حمد کی اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی۔ پھر آپ نے اس کو بلایا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد و ثنا کرے، پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔ اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے[۱]۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے، دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی[۲]۔

(ii)۔ دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا[۳]۔

(iii)۔ دعا پورے اعتماد اور قبولیت کے کامل یقین کے ساتھ کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل انسان سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتے ہیں۔

۱۔ سنن ابو داؤد۔ رقم: ۱۴۸۱

۲۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۴۸۶

۳۔ مسند احمد۔ رقم: ۶۶۵۵

(vi)۔ دعا میں اپنے دل کو مکمل طور پر حاضر رکھنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا[1]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی ریاکار اور دل لگی کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا، بلکہ اس دعا کو قبول کرتا ہے جو سائل کے دل سے نکلی ہو[2]۔

(v)۔ دعا میں خشوع وخضوع (عاجزی وانکساری) اختیار کرنی چاہیے۔ طلب میں رغبت اور اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہیے۔

(vi)۔ دعا میں ظلم سے نفرت کا اظہار کرنا چاہیے اور مظالم سے توبہ کرنی چاہیے۔

(vii)۔ عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے دعا کو کئی بار دہرانا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تین مرتبہ استغفار کرنا اور تین مرتبہ دعا کرنا پسند فرماتے تھے[3]۔

(viii)۔ دعا کرتے رہنا چاہیے، دعا پر اصرار کرنا چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار

۱۔ مسند احمد۔ رقم: ۶۶۵۵

۲۔ الآدب المفرد۔ جلد دوم: رقم: ۶۵

۳۔ المعجم الکبیر از امام طبرانیؒ۔ رقم: ۶۲۵۳

سے مانگنے والے کو پسند فرماتا ہے[1]۔

(ix)۔ دعا میں صبر ہونا چاہیے اور جلد بازی سے بچنا چاہیے۔ اگر دعا قبول نہ ہو رہی ہو، تو مایوس نہیں ہونا چاہیے، جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ دعا بذات خود اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کی دعا تب قبول ہوتی ہے، جب وہ دعا مانگنے میں جلدی نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی[2]۔

(x)۔ تنگی و فراخی اور خوشی و غمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی کے وقت زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے[3]۔

(xi)۔ دعا میں اپنی آواز کو نہ تو بہت زیادہ بلند کیا جائے اور نہ ہی بالکل پست، بلکہ اعتدال سے کام لینا چاہیے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ

۱۔ شعب الایمان از امام بیہقیؒ۔ رقم: ۱۱۰۸

۲۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۲۵۷۷

۳۔ سورۃ اعراف: آیت: ۵۵

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ [1]

(لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا)

(xii)۔ دعا کبھی آہستہ آواز میں اور کبھی بلند آواز سے کرنی چاہیے۔ دعا خفیہ طور پر کرنی چاہیے اور اعلانیہ طور پر بھی کرنی چاہیے، کیونکہ اللہ عزوجل کو دعا میں انسان کی ہر ادا پسند ہے۔

(xiii)۔ دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہیے، جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ضروریات میں سے جو بھی مانگنا چاہتے ہو، اللہ ہی مانگو۔ یہاں تک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی، کیونکہ اگر اس کی رضا نہ ہوئی، تو وہ بھی عطا نہیں ہوگا [2]۔

(xiv)۔ دعا میں اپنے اہل وعیال، مال اور اپنی جان پر بددعا نہیں کرنی چاہیے۔

(xv)۔ دعا میں اپنے گناہوں پر ندامت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے معافی کا طلب گار ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے شکر بجالانا چاہیے۔

(xvi)۔ دعا قبلہ رخ ہو کر کرنی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا، تو ایک ہزار تھے اور

---

[1]۔ سورۃ اعراف: آیت: ۵۵

[2]۔ شعب الایمان از امام بیہقیؒ۔ رقم: ۱۱۱۸

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ۳۱۳ صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلہ رخ ہوکر بلند آواز سے دعا کی[۱]۔

(xvii)۔دعا میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرنا چاہیے اور انہیں ملا کر رکھنا چاہیے۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی دیکھی[۲]۔

(xviii)۔دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنی چاہیے کہ یہ عاجزی کی علامت ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کے مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو۔ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کر واور جب دعا کر چکو، تو اٹھے ہاتھ چہرے پر پھیرلو[۳]۔

(xix)۔دعا کسی بھی حالت میں کی جاسکتی ہے اور اگر ممکن ہو، تو دعا باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔

(xx)۔دعا میں کوئی شرط نہیں لگانی چاہیے۔جیسا کہ کوئی دعا کرتے ہوئے یہ کہے: اے اللہ اگر تو چاہے، تو مجھ کو دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے، تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھے بخش

۱۔صحیح بخاری۔رقم:۵۹۸۱

۲۔سنن ابوداؤد۔جلداول:رقم:۱۴۸۱

۳۔سنن ابوداؤد۔جلداول:رقم:۱۴۸۱

دے۔اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھ پر رحم کر۔ اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھے رزق دے۔ بلکہ دعا شرط کے بغیر کرے۔ اس لیے کہ اللہ پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے[1]۔

(xxi)۔دعا میں پہلے اپنے لیے، پھر دوسروں کے لیے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

(xxii)۔دعا میں اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی ناموں کے واسطہ سے پکارنا چاہیے، جیسا کہ رزق میں برکت کے لیے اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک و رازق کے نام پکارنا چاہیے۔

(xxiii)۔دعا کے آداب میں سے ہے کہ انسان گناہ کے کام اور قطع تعلق کے لیے دعا نہ کرے اور ان پر شرمندگی کا احساس کر کے دعا کرے۔

(xxiv)۔دعا کے قبول ہونے کی شرائط میں سے ہے کہ انسان اچھے کاموں کی ترغیب دے اور برے کاموں سے روکے۔

(xxv)۔دعا کے قبول ہونے کی شرائط میں یہ بھی ہے انسان کبیرہ گناہوں سے بچے۔

(xxvi)۔دعا ہر حال میں کی جاسکتی ہے۔ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹے ہوئے اور چلتے ہوئے بھی دعا کی جاسکتی ہے۔ دعا ہاتھ اٹھا کر بھی کی جاسکتی ہے اور ہاتھ اٹھائے بغیر بھی کی جاسکتی ہے۔

(xxvii)۔دعا کرنے والے کا کھانا، پینا اور لباس حلال مال سے ہونا چاہیے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ اے سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اپنی کمائی پاک رکھو، تمہاری دعا قبول ہوگی[2]۔

ا۔صحیح بخاری۔جلد سوم: رقم: ۲۳۰۷

۲۔مجمع الزوائد۔رقم: ۲۱۹

(xxviii)۔دعا کرنے سے پہلے باوضو ہوکر دو رکعت نماز (صلوٰۃ الحاجت) پڑھ لینی چاہے۔ یہ اعلیٰ درجہ ہے۔کبھی خاص دعا کرنی ہو،تو دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنی چاہیے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ دعا اس کے بغیر بھی کی جاسکتی ہے۔

(xxix)۔دعا کے خاتمہ پر آمین کہنا چاہیے،جس کا مطلب ہوتا ہے کہ پروردگار میری یہ دعا قبول فرما۔

(xxx)۔دعا کے اختتام پر ہاتھ منہ پر پھیر لینے چاہییں۔جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے،تو منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے [1]۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ،تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لو [2]۔

۸۔ دعا میں احتیاط کے پہلو

کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے دعا میں بچنا چاہیے،اس لیے کہ وہ آدابِ دعا کے خلاف ہیں۔

(۱)۔ دعا میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کی شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ جو کچھ مانگنا ہو، پوری

---

[1]۔جامع ترمذی۔رقم:۳۳۸۶

[2]۔مستدرک امام حاکم۔رقم:۱۹۶۷

قطعیت اور عزم کے ساتھ مانگنا چاہیے۔ مثال کے طور پر یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اے اللہ پاک! اگر تجھے یہ منظور ہے، تو کر دے، بلکہ اللہ عزوجل سے پورے یقین سے اپنی حاجت اور خواہش مانگنی چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھ پر رحم کر۔ اے اللہ! اگر تو چاہے، تو مجھے رزق دے۔ بلکہ دعا شرط کے بغیر کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے[۱]۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اللہ پاک نہ چاہے، تو زبردستی اس سے کوئی چیز حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے اس کے چاہنے کی شرط لگانا بے کار ہے اور ادب دعا کے خلاف بھی ہے۔

(۲)۔ دعا میں تصنع اور تکلف کر کے مشکل الفاظ استعمال کرنا غلط ہے۔ کیونکہ اس سے دعا کی روح غائب ہو جاتی ہے۔ نہ حضور قلب باقی رہتا ہے اور نہ تضرع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، بلکہ ذہن مشکل الفاظ کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ البتہ اگر بلا تکلف مسجّع و مرصّع الفاظ زبان سے نکلیں، تو دعا ایک پارۂ ادب بھی بن جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اکثر دعائیہ کلمات بہترین پارہ ہائے ادب بھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار اپنے شاگرد حضرت عکرمہؓ کو

۱۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۲۳۰۷

چند ہدایتیں دیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ دعا میں سجع (مشکل الفاظ اور پر تکلف الفاظ) سے اجتناب کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا[1]۔

(۳)۔ دعا میں اعتدال لازم ہے اور حد سے تجاوز کرنا بھی غلط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا[2]۔

دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی متعدد صورتیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر

(i)۔ ناروا چیزوں کی طلب: اللہ تعالیٰ سے ایسی چیزوں کی دعا کرنا جو ناروا اور ناجائز ہیں۔ دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی ایک قسم ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی یہ بدترین شکل ہے۔ ایسا کرنا حقیقت دعا کی عین ضد ہے اور اس طرح کی دعاؤں سے انسان اللہ پاک کے غضب میں گرفتار ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان جو سودی کاروبار کررہا ہے اور وہ اپنے اس غلط کاروبار کی ترقی کے لیے اللہ سے دعا کرتا ہے، تو وہ احمق اپنے آپ کو خدا پاک کے غضب کا مستحق بنا رہا ہے۔ اس لیے کہ قرآن پاک میں سود خواروں کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جنگ کا چیلنج دیا

---

[1]۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۱۲۸۷

[2]۔ سورۃ غافر: آیت: ۵۵

گیا ہے۔ اس لیے اللہ سے صرف ایسی ہی چیز مانگنی چاہیے، جس کے بارے میں پورا علم ہو کہ وہ جائز و حلال ہے۔

(ii)۔ بلاضرورت زور زور سے دعا کرنا: بلاضرورت بآواز بلند دعا کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ اس آیت شریفہ میں چپکے چپکے دعا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(الف)۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً[1]

(تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو)

(ب)۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ[2]

(اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

(ج)۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی مدح کرتے ہوئے ان کی ایک خاص دعا کا بیان قرآن پاک میں اس طرح ہے

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا[3]

(جب کہ انھوں نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا)

(د)۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر جہاد میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین بآواز بلند تکبیر کہنے لگے، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ سورۃ اعراف: آیت: ۵۵

۲۔ سورۃ اعراف: آیت: ۵۵

۳۔ سورۃ مریم: آیت: ۳

انھیں اس سے روکا اور فرمایا کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو، بلکہ ایک ایسی ذات کو پکار رہے ہو، جو سمیع و قریب ہے اور وہ تمھارے ساتھ ساتھ ہے[1]۔

(ہ)۔ علاوہ ازیں انسان کا نفس دکھاوے اور شہرت طلبی کی طرف میلان رکھتا ہے، اس لیے بلند آواز سے دعا کرنے میں یہ بھی اندیشہ ہے کہ انسان کی دعا میں ریا کاری کی آمیزش ہو جائے۔ پس انسان کو اس سے بچنا چاہیے۔

(iii)۔ دعا میں غیر ضروری الفاظ بڑھانا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ صرف یہ کہ خود جامع دعائیں پسند فرماتے تھے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیر ضروری الفاظ بڑھانے پر تنبیہہ بھی فرمائی ہے۔

(الف)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جامع دعائیں پسند فرماتے تھے اور غیر جامع کو ترک کر دیتے تھے[2]۔

(ب)۔ 'جامع دعا' کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا اور آخرت دونوں ہی کی بھلائیاں طلب فرماتے تھے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاؤں کے الفاظ کم لیکن معانی بہت ہوتے تھے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعاؤں کو غیر ضروری الفاظ بڑھا کر طویل نہیں کرتے تھے۔

(ج)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے دعا کے اس ادب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا

۱۔ صحیح بخاری۔ جلد دوم: رقم: ۱۴۱۷

۲۔ سنن ابوداؤد۔ جلد اول: رقم: ۱۴۷۸

تھا اور وہ غیر ضروری الفاظ کے اضافے کو ناپسند فرماتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں اور اس کے ریشمی کپڑوں اور فلاں فلاں چیز کی دعا کرتا ہوں اور جہنم کی آگ، اس کی زنجیروں اور بیڑیوں اور فلاں فلاں چیز سے تیری کی پناہ میں آتا ہوں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اللہ سے بڑی خیر مانگی اور بڑے شر سے اللہ کی پناہ چاہی۔ میں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی، جو دعا میں حد سے آگے بڑھ جائے گی۔تمہارے لئے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے تیری کی پناہ میں آتا ہوں[1]۔

(د)۔ جنت کی طلب میں اس کی تمام نعمتوں اور آسائشوں کی طلب خود بخود داخل ہے۔اسی طرح دوزخ سے پناہ میں اس کی تمام سزاؤں اور زحمتوں سے پناہ خود بخود داخل ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنت کی دعا کے ساتھ اس کی نعمتوں کی تفصیل اور جہنم سے پناہ کے ساتھ اس کی سزاؤں کے ذکر کو ناپسند فرمایا اور ان غیر ضروری الفاظ کے اضافے کو دعا کے آداب کے خلاف قرار دیا۔

(ہ)۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو کہتے ہوئے سنا، اے اللہ!

---

[1] مسند احمد۔جلد اول: رقم:۱۴۹۹

میں تجھ سے جنت کے داہنے جانب قصرِ ابیض (سفید محل) مانگتا ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے کہا کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت مانگو اور جہنم سے پناہ چاہو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے، جو وضو اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے[1]۔

(ی)۔ اگر کسی شخص کو اپنی کسی خاص اور وقتی حاجت وضرورت کی دعا مانگنی ہو، تو بہتر یہ ہے کہ وہ دعاے ماثورہ (یعنی قرآن اور احادیث میں مذکور دعائیں) مانگے۔ ان میں خاص برکت بھی ہے اور وہ ان تمام بے اعتدالیوں سے محفوظ بھی ہیں، جو دعا میں انسان سے ہوسکتی یا ہوجایا کرتی ہیں۔

(iv)۔ دعا کو تقریر بنا دینا: جب دعا میں غیر ضروری الفاظ کا اضافہ بھی آدابِ دعا کے خلاف اور حد سے تجاوز کرنا ہے، تو دعاؤں کو تقریر بنا دینا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ بعض لوگوں نے دعا کو خطابت کا ایک فن بنا دیا ہے۔ دعا اور ایک لمبی تقریر میں کوئی فرق باقی نہیں رہا ہے۔ یہ دعا کے ساتھ بڑی بے ادبی کا رویہ ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(v)۔ حیثیت سے زیادہ کی طلب: دعا میں حد سے تجاوز کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ انسان اپنی حیثیت سے بلند چیزوں کی دعا کرے۔ مثال کے طور پر اگر ہم اللہ سے تقرب کا وہ درجہ مانگیں، جو انبیائے کرام علیہ السلام کا ہے، تو یہ آدابِ دعا کے خلاف ہوگا۔ اسی طرح کوئی مسلمان ایک طرف تو اللہ پاک کی نافرمانیاں کیے جا رہا ہو اور دوسری

---

[1] سنن ابوداؤد۔ جلد اول: رقم: ۹۵

طرف اس سے جنت کی دعا بھی مانگ رہا ہو، حالانکہ اس کو سب سے پہلے نافرمانیوں سے باز آنا چاہیے۔ توبہ کرنی چاہیے اور اللہ سے اطاعت وعبادت کی توفیق مانگنی چاہیے یا کم از کم درجہ یہ ہے کہ وہ پہلے استغفار کرے اور پھر جنت کی طلب کرے۔

۹۔ دعا کی شرائط

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں (چاہے جائز ہو یا ناجائز) درخواست کر سکتے ہیں اور توقع بھی رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی جلد از جلد ان کی حاجات کو پورا کرے۔ حالانکہ دعا کیلئے کچھ شرائط ہیں۔ جو درج ذیل ہیں

(ا)۔ انسان جس چیز کے بارے میں دعا کر رہا ہے، وہ گناہ یا غلطی کا نتیجہ نہ ہو۔ مثال کے طور پر ایک آدمی فی الحال بری حالت میں ہے اور وہ تمنا کرتا ہے کہ اس کی بری حالت اچھی حالت میں تبدیل ہوجائے۔ حالانکہ اس کی بری حالت کچھ دینی فرائض میں کوتاہیوں کی وجہ سے ہوتی ہے، تو جب تک انسان اپنی بری حالت کے عوامل اور اسباب کو ختم نہیں کرتا اور گناہوں سے توبہ نہیں کرتا، تب تک اس کی وہ حالت نہیں بدلتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

(اٌ)۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ [۱]

(اور خدا کسی قوم کے حالات کو اس وقت تک نہیں بدلتا، جب تک وہ خود اپنے کو تبدیل نہ کرلے)

۱۔ سورۃ الرعد: آیت:۱۱

(ii)۔ یہ بات انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں کے لیے ہے۔ کسی معاشرے میں لوگوں کی دعا کے مقبول ہونے یا نہ ہونے میں پوری قوم کا اہم کردار ہے۔ اسی طرح انفرادی زندگی میں بھی یہی مسئلہ ہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی دینی و دنیاوی ذمہ داریوں کو خواہ وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی، ادا کرے اور پھر گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے۔

(۲)۔ دعا نظام تکوینی یا تشریعی کے خلاف نہ ہو۔ چونکہ انسان دعا کے ذریعہ نظام اور قوانین الٰہی کے مقرر کردہ اہداف تک پہنچنا چاہتا ہے، اس لیے انسان کی دعا بھی ان کے ساتھ ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ اگر انسان اس دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے کیلئے دعا کرے یا پھر انسان دعا کرے کہ اس کو کبھی بھی موت نہ آئے یا قطع رحم کیلئے دعا کرے، تو یہ دعائیں استجابت کے قابل نہیں ہیں۔

(۳)۔ دعا زندگی کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ انسان کا دل پاک ہونا چاہیے۔ اس کا رزق حلال ہو۔ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرتا ہو۔ کیوں کہ اس بندے کی دعا اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتی، جس کا کھانا پینا حرام ہو یا اس کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی کا حق ہو (اور ابھی تک اس کو ادا نہ کیا ہو)۔

(۴)۔ دعا انسان کی جدوجہد کی مانع نہ بنے، بلکہ دعا عمل سے متصل ہونی چاہیے۔ بغیر عمل کے دعا کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتی۔ یعنی دعا کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان کام اور کوشش چھوڑ دے اور گھر بیٹھ کر فقط دعا کرتا رہے۔ عمل دعا سے بے نیاز نہیں کرسکتا ہے۔

جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

(i)۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ، سَمِعْتُهُ، يَقُولُ، مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ، كَمَثَلِ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ[1]

(حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا، عمل کے بغیر دعا کرنے والا اس تیر چلانے والے شخص کی مانند ہے، جو بغیر کمان کے تیر چلا رہا ہو)

(ii)۔ دوسرے لفظوں میں حصول رزق کیلئے کوشش کرنا ایک چیز ہے، لیکن روزی کا نصیب ہونا، اس کا بابرکت ہونا، دوسری چیز ہے اور اس میں دعا بہت مؤثر ہے۔

(iii)۔ اسی طرح علاج کروانا، شفا کیلئے ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جانا، اس کی ہدایات کے مطابق دوائی استعمال کرنا، ایک بات ہے، لیکن ڈاکٹر کی تشخیص کا صحیح ہونا، دوائی کا شفا میں مؤثر ہونا دوسری بات ہے، جس میں دعا اور صدقہ وغیرہ بہت مؤثر ہیں۔ جب یہ دونوں حصے اکھٹے ہوں، تو مناسب ہوگا اور ہمیں ان دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

(۵)۔ معرفت خداوندی۔ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ سے سوال اور دعا کرے اور یہ جانتا ہو (اور معرفت رکھتا ہو) کہ نفع و نقصان میرے ہاتھ میں ہے، تو میں اس کی دعا قبول کروں گا[2]۔ اسی طرح

۱۔ کتاب الزہد والرقائق از حضرت عبداللہ بن مبارکؒ۔ رقم: ۳۲۲

۲۔ میزان الحکمہ از محمدی ری شہری: باب دعا

حضرت امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ہم دعا کرتے ہیں، لیکن قبول نہیں ہوتی، تو آپؑ نے فرمایا! تم اس کو پکارتے ہو (اور اس سے دعا مانگتے ہو) جس کو نہیں جانتے اور جس کی معرفت نہیں رکھتے ہو[۱]۔

(۶)۔ محرمات اور گناہوں کا ترک کرنا۔ قبولیت دعا کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان گناہوں کو ترک کردے۔ سابقہ حقوق جو اس کے ذمے ہوں ان کو ادا کرے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ عزوجل سے معافی کا طلب گار رہو۔

(۷)۔ کمائی اور غذا کا پاک و پاکیزہ ہونا۔ دعا کی قبولیت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کا کھانا پینا، لباس حلال کمائی سے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا، جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے۔ پریشان بال، جسم گرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کرکے کہتا ہے: اے رب! اے رب! (دعا کے لیے خدا کو پکارتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پینا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام، تو اس کی دعا کیسے قبول ہو[۲]۔

(۸)۔ حضور و رقت قلب۔ دعا حضور قلب اور رقت آمیز لہجے میں مانگنی چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے

۱۔ میزان الحکمہ از محمدی ری شہری: باب دعا

۲۔ صحیح مسلم۔ جلد اول: رقم: ۲۳۳۹

قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتا[1]۔

(۹)۔ اخلاص و عبودیت۔ انسان کی دعا میں خلوص اور بندگی کا اظہار ہونا چاہیے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

(أ)۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ[2]

(پس اے لوگو! صرف ایک اللہ ہی کو پکارو۔ اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے)

۱۰۔ دعا کے مخصوص احوال و اوقات

(۱)۔ دعا اللہ اور بندے کے درمیان ایک ایسا مخصوص تعلق ہوتا ہے۔ جس میں بندہ اپنے معبود سے اپنے دل کا حال بیان کرتا ہے۔ اپنی مشکل کا اظہار کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے۔ بخشش کی درخواست کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ اس کے دل میں ہوتا ہے وہ سیدھے اور سادہ طریقے سے بیان کر دیتا ہے۔ دعا در اصل بندے اور اس کے خالق کے درمیان براہ راست رابطہ ہوتی ہے۔

(۲)۔ دعا کے لیے مخصوص الفاظ ضروری نہیں۔ بندہ اپنے پروردگار سے دن یا رات کے کسی بھی حصے میں دعا مانگ سکتا ہے۔ کوئی خاص وقت اس مقصد کے لیے مقرر نہیں۔

۱۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۴۳۲

۲۔ سورۃ غافر: آیت: ۱۴

تاہم احادیث مبارکہ سے دعا کے لیے خاص احوال و اوقات ثابت ہیں۔ان احوال واوقات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت کی خاص امید کی جاتی ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعارد نہیں ہوتی[1]

(۳)۔ یوں تو اپنے خالق سے کسی بھی وقت کسی بھی جگہ حاجت طلب کی جاسکتی ہے اور وہ ہر وقت سنتا ہے،مگر اس نے اپنے فضل وکرم سے اپنی عبادت ومناجات کے لیے کچھ مخصوص اوقات مقرر کر دیئے ہیں کہ ان وقتوں میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں، جو حسب ذیل ہیں

(i)۔ رات کا آخری حصہ یعنی پچھلی شب دعاؤں کو قبولیت کا درجہ عطا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی اس صفت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ[2]

(اور یہ رات کے پچھلے پہر معافی مانگنے والے ہیں)

(ii)۔ جمعہ کے دن میں بھی ایک قبولیت کی ساعت (گھڑی) ہے،جس میں دعا قبول ہوتی ہے (بیشتر علماء کے خیال میں وہ وقت عصر کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک کا وقت ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔جامع ترمذی۔جلداول:رقم:۲۰۵

۲۔سورۃ آلِ عمران: آیت:۱۷

نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے، جس کو مسلمان نماز کے دوران پالے، تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا، اس کو ضرور پالے گا[1]۔

(iii)۔ شب قدر۔ اس شب کی قرآن و حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ [2]

(شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے)

(iv)۔ اذان اور اقامت کے درمیان۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی[3]۔

(v)۔ فرض نمازوں کے بعد۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں کی گئی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دعا (جلد قبول ہوتی ہے)[4]۔

(vi)۔ سجدے کی حالت میں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

---

[1]۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۸۵۲

[2]۔ سورۃ القدر: آیت: ۳

[3]۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۲۱۲

[4]۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۴۹۹

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔اس لیے تم سجدہ میں بکثرت دعا کیا کرو[1]۔

(vii)۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن کے وقت۔قرآن پاک اللہ عزوجل کا ایک خاص تحفہ ہے۔ اس کی تلاوت کے وقت اللہ پاک کی رحمت کی زیادہ توقع کی جاسکتی ہے۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،حضور پُرنور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جب قرآن پڑھو،تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے،جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے[2]۔

(viii)۔عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)۔حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں،حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے[3]۔

(ix)۔رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت[4]۔

۱۱۔ دعا کے مخصوص مقامات

دعا کے لیے مخصوص مقامات کی بھی قید نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہر جگہ

۱۔صحیح مسلم۔رقم:۴۸۲

۲۔مشکوٰۃ شریف۔جلد دوم:رقم:۴۳۴۷

۳۔جامع ترمذی۔رقم:۳۵۸۵

۴۔اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔جلد دوم:صفحہ:۲۷

ہر مقام پر سنتا ہے۔ پھر بھی بعض مقامات پر دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں وہ مقامات حسب ذیل ہیں

(۱)۔ بیت اللہ شریف (طواف کرتے ہوئے)

(۲)۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

(۳)۔ ملتزم[۱] پر چمٹ کر دعا کرنا[۲]

حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فتح مکہ کے موقع پر میں نے دیکھا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کعبہ کے اندر سے باہر آئے اور انہوں نے بیت اللہ کے دروازے سے لے کر حطیم تک استلام کیا اور بوسہ لیا اور انہوں نے اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے درمیان تھے[۳]

(۴)۔ میزاب کے نیچے (خانہ کعبہ کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنالہ ہے، اسے میزاب کہتے ہیں) اسے میزاب رحمت بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۔ ملتزم اس جگہ کو کہا جاتا ہے جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے۔ ملتزم کا مطلب ہے چمٹنا، کیونکہ اس جگہ چمٹ کر دعا کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس جگہ کو ملتزم کہا جاتا ہے

۲۔ الشرح الممتع علی زاد المستقنع از محمد بن صالح العثیمین۔ جلد ہفتم: صفحہ: ۴۰۲، ۴۰۳

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۸۹۸

(۵)۔ بیت المقدس میں

(۶)۔ رکن (حجر اسود) اور مقام ابرہیم علیہ السلام کے درمیان

(۷)۔ صفاومروہ کے پہاڑیوں پر

(۸)۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے

(۹)۔ مقامِ سعی میں

(۱۰)۔ میدان عرفات میں

(۱۱)۔ زمزم کا پانی پیتے وقت

(۱۲)۔ مشعر الحرام مزدلفہ میں

(۱۳)۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

(۱۴)۔ دونوں جمروں (جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ) کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد

۱۲۔ دعا عاجزی وانکساری یا شکر کی حالت میں قلب کی کیفیت کے اظہار کا ایک آسان اور محبوب ترین عمل ہے، جو انبیاء علیہم السلام کے بھی شامل حال رہا ہے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پسندیدہ معمول بھی یہی تھا۔ دعا کی فضیلت واہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اپنے محبوب بندوں کی دعاؤں کا بار بار ذکر فرمایا ہے، تاکہ تمام انسان ان کلمات سے اپنے رب کو یاد فرمائیں۔ کتبِ حدیث میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسوب بے شمار مسنون دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ انہی قرآنی اور مسنون دعاؤں کی

روشنی میں اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔ خدا عزوجل سے انتہائی عاجزانہ درخواست ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کو ان دعاؤں سے مزیّن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

۲

رَبَّنَا

رَبَّنَا سے شروع ہونے والی قرآنی دعائیں

۱۔ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ [1]

(اے ہمارے رب! ہمیں اپنا تابع فرمان بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گزار رکھنا اور ہمیں حج کے مسائل سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے)

۲۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

(اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائے رکھ)

۳۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ [3]

(اے ہمارے رب! ہمیں صبر دے۔ ثابت قدم رکھ اور کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما)

۴۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

۱۔سورۃ البقرہ: آیت:۱۲۸

۲۔سورۃ البقرہ: آیت:۲۰۱

۳۔سورۃ البقرہ: آیت:۲۵۰

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ [1]

(اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، تو ہماری گرفت نہ کرنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا، جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جس کی ہمیں طاقت نہ ہو۔ ہم سے درگزر فرما اور ہمیں معاف فرمادے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما)

۵۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ [2]

(اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل کو ٹیڑھا نہ کر دینا اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی سب سے بڑا عطا کرنے والا ہے)

٦۔ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [3]

(اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے، لہٰذا ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما)

۱۔سورۃ البقرہ: آیت:۲۸۶

۲۔سورۃ آلِ عمران: آیت:۸

۳۔سورۃ آلِ عمران: آیت:۱۶

۷۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ [1]

(اے ہمارے رب! ہم تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی۔ پس تو ہمیں شہادت دینے والوں میں لکھ لے)

۸۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ [2]

(اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتی ہوئی ہے، اسے معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما)

۹۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ [3]

(اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کو سنا، جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ ہم ایمان لے آئے۔ لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دے۔ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر)

۱۔سورۃ آلِ عمران: آیت: ۵۳

۲۔سورۃ آلِ عمران: آیت:۱۴۷

۳۔سورۃ آلِ عمران: آیت: ۱۹۳

۱۰۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ[۱]

(اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ کچھ بھی عطا فرما، جس کا وعدہ تو نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تو وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا)

۱۱۔ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا[۲]

(اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال۔ جس کے باشندے ہم پر ظلم توڑ رہے ہیں اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کردے اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بنادے)

۱۲۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ[۳]

(اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہٰذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ دے)

۱۳۔ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

۱۔ سورۃ آلِ عمران: آیت: ۱۹۴

۲۔ سورۃ النساء: آیت: ۷۵

۳۔ سورۃ المائدہ: آیت: ۸۳

وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ [1]

(اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار، جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہترین رزق دینے والا ہے)

۱۴۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ○ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [2]

(اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے)

۱۵۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [3]

(اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا)

۱۶۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ [4]

(اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے)

۱۔ سورۃ المائدہ: آیت: ۱۱۴

۲۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۲۳

۳۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۴۷

۴۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۸۹

۱۷۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ [1]

(اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے پیمانے انڈیل دے اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ ہم تیرے تابع دار رہوں)

۱۸۔ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ [2]

(اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالنا)

۱۹۔ رَبَّنَآ اِنِّيۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِيۡ بِوَادٍ غَيۡرِ ذِيۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ [3]

(اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے، جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی۔ ہمارے پروردگار! (یہ میں نے اس لیے کیا) تا کہ یہ نماز قائم کریں۔ لہٰذا لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے کشش پیدا کر دے اور ان کو پھلوں کا رزق عطا فرما، تا کہ وہ شکر گزار بنیں)

۱۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۱۲۶

۲۔ سورۃ یونس: آیت: ۸۵

۳۔ سورۃ ابراہیم: آیت: ۳۷

۲۰۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ[۱]

(اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور ایمان والوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا)

۲۱۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا[۲]

(اے ہمارے رب! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے کام میں آسانی پیدا فرما)

۲۲۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ[۳]

(اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے)

۲۳۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا[۴]

(اے ہمارے پروردگار! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا عذاب وہ تباہی ہے، جو چمٹ کر رہ جاتی ہے)

۱۔ سورۃ ابراہیم: آیت: ۴۱

۲۔ سورۃ الکھف: آیت: ۱۰

۳۔ سورۃ المومنون: آیت: ۱۰۹

۴۔ سورۃ الفرقان: آیت: ۶۵

۲۴۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ
اِمَامًا ۱

(اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے)

۲۵۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۲

(اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے توبہ کرلی ہے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے)

۲۶۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۳

(اور اے پروردگار! انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ نیز ان کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں، انہیں بھی۔ یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے، جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کی حکمت بھی)

۱۔ سورۃ الفرقان: آیت: ۷۴

۲۔ سورۃ غافر: آیت: ۷

۳۔ سورۃ غافر: آیت: ۸

۲۷۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ [1]

(اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی، جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! تو بہت شفیق اور بہت مہربان ہے)

۲۸۔ رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ [2]

(اے ہمارے پروردگار! تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کیا اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے)

۲۹۔ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَۃً لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ [3]

(اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما۔ بے شک تو ہی عزت والا اور حکمت والا ہے)

۱۔ سورۃ الحشر: آیت: ۱۰

۲۔ سورۃ الممتحنۃ: آیت: ۴

۳۔ سورۃ الممتحنۃ: آیت: ۵

۳۰۔ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [۱]

(اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کردے اور ہماری بخشش فرما۔ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)

۱۔ سورۃ التحریم: آیت: ۸

٣

اللّٰهُمَّ

اللّٰهُمَّ سے شروع ہونے والی قرآنی دعائیں

۱۔ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ[۱]

(اے اللہ! ساری کائنات کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر ہے۔ یقیناً تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق عطا کرتا ہے)

۲۔ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ[۲]

(اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار، جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہترین رزق دینے والا ہے)

۱۔سورۃ آلِ عمران: آیت:۲۶

۲۔سورۃ المائدہ: آیت: ۱۱۴

۳۔ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ [1]

(اے میرے پروردگار! تو ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا، حاضر و غائب کو جاننے والا ہے۔تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس بات کا فیصلہ کرے گا، جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں)

۱۔سورۃ الزمر: آیت:۴۶-۲۷

۴

رَب

رَب سے شروع ہونے والی قرآنی دعائیں

۱۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [1]

(اے میرے پروردگار! اس کو ایک پرامن شہر بنادے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں، انہیں قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما)

۲۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ [2]

(اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو خوب دعا سننے والا ہے)

۳۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ [3]

(میرے پروردگار! میری اور میرے بھائی کی مغفرت فرمادے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کردے۔ تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے)

۴۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ [4]

(اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچانا)

---

[1]۔ سورۃ البقرہ: آیت: ۱۲۶

[2]۔ سورۃ آلِ عمران: آیت: ۳۸

[3]۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۱۵۱

[4]۔ سورۃ ابراہیم: آیت: ۳۵

۵۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ [۱]

(اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما)

۶۔ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا [۲]

(اے میرے پروردگار! ان دونوں (میرے والدین) پر رحم فرما، جس طرح انھوں نے (بڑی محبت و پیار سے) مجھے پالا تھا جب میں بچہ تھا)

۷۔ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا [۳]

(یارب! مجھے جہاں داخل فرما، اچھائی کے ساتھ داخل فرما اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما، جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو)

۸۔ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ○ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ

۱۔ سورۃ ابراہیم: آیت: ۴۰

۲۔ سورۃ الاسراء: آیت: ۲۴

۳۔ سورۃ الاسراء: آیت: ۸۰

يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا [1]

(میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور پڑگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے اور میرے پروردگار! میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا اور مجھے اپنے رشتہ داروں سے اندیشہ ہے (کہ وہ میرے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دین ضائع نہ کردیں) اور میری بیوی بانجھ ہے، سو تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما، جو (دین کے معاملے میں) میرا اور آل یعقوب کا وارث بنے۔ اے پروردگار! اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا)

۹۔ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۙ ۝۲۵ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۙ ۝۲۶ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۙ ۝۲۷ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ [2]

(اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما اور میرے لیے میرا کام آسان بنا اور میری زبان میں جو گرہ ہے، اسے دور کردے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں)

۱۱۔ رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ [3]

(یارب! مجھے لاوارث نہ چھوڑنا (یعنی مجھے فرزند عطا فرمایئے) اور تو سب سے بہتر وارث ہے)

۱۔سورۃ مریم: آیت: ۴،۵،۶

۲۔سورۃ طٰہٰ: آیت: ۲۸-۲۵

۳۔سورۃ الانبیاء: آیت: ۸۹

۱۲۔ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ [۱]

(اے پروردگار! ان لوگوں نے میری تکذیب کی ہے، اس پر میری مدد فرما)

۱۳۔ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ [۲]

(اے میرے رب! مجھے بابرکت منزل پر اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے)

۱۴۔ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ [۳]

(میرے پروردگار! جس عذاب کی دھمکی ان (کافروں) کو دی جارہی ہے، اگر تو اسے میری موجودگی میں لائے، تو میرے رب! مجھے ان ظالموں میں شامل نہ کرنا)

۱۵۔ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [۴]

(اے میرے رب! میں شیطانی خیالات سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے پروردگار! میں ان کے اپنے قریب آنے سے بھی تیری کی پناہ مانگتا ہوں)

۱۶۔ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ [۵]

(میرے پروردگار! ہماری خطائیں بخش دے اور رحم فرمادے۔ تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے)

۱۔ سورۃ المومنون: آیت:۲۶

۲۔ سورۃ المومنون: آیت:۲۹

۳۔ سورۃ المومنون: آیت: ۹۳، ۹۴

۴۔ سورۃ المومنون: آیت: ۹۷، ۹۸

۵۔ سورۃ المومنون: آیت: ۱۱۸

۱۷۔ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ
اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ
الۡمُسۡلِمِیۡنَ[1]

(اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسے نیک عمل کروں، جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کو بھی نیک بنا۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیرے حضور توبہ کرتا رہوں اور تابع دار بندوں میں شامل ہو جاؤں)

۱۸۔ رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ
فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیۡمِ ﴿۸۵﴾ وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّهٗ
كَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوۡنَ[2]

(میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما لے اور آنے والی نسلوں میں میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرما دے، جو میری سچائی کی گواہی دیں اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے، جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے اور میرے باپ کی مغفرت فرما، یقیناً وہ بھولے بھٹکے لوگوں میں سے ہے اور اس دن مجھے رسوا نہ کرنا،

۱۔ سورۃ الاحقاف: آیت: ۱۵

۲۔ سورۃ الشعرا: آیت: ۸۸۔ ۸۳

جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا، نہ اولاد)

۱۹۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ[1]

(اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں، جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسے نیک کام کروں، جو تجھے پسند آئیں اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما)

۲۰۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ[2]

(اے میرے رب! فساد کرنے والوں کے مقابلے میں میری مدد فرما)

۲۱۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ[3]

(میرے پروردگار! مجھے ایک ایسا بیٹا دے دے، جو نیک لوگوں میں سے ہو)

۲۲۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ[4]

(اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت دے، جو میرے بعد

۱۔ سورۃ النمل: آیت: ۱۹

۲۔ سورۃ العنکبوت: آیت: ۳۰

۳۔ سورۃ الصافات: آیت: ۱۰۰

۴۔ سورۃ ص: آیت: ۳۵

کسی کو نہ دی جائے۔ بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے)

۲۳۔ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ۝۲۶ اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا[1]

(میرے پروردگار! ان کافروں میں سے کوئی ایک باشندہ بھی زمین پر باقی نہ رکھنا۔ اگر تو ان کو باقی رکھے گا، تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد پیدا ہوگی، وہ بدکار اور پکی کافر ہی پیدا ہوگی)

۲۴۔ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ‌ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا تَبَارًا[2]

(میرے پروردگار! میری بھی بخشش فرما۔ میرے والدین کی بھی۔ ہر اس شخص کی بھی، جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کو تباہی کے سوا کوئی اور چیز عطا نہ فرما)

۱۔ سورۃ نوح: آیت: ۲۶، ۲۷

۲۔ سورۃ نوح: آیت: ۲۸

۵

انبیاء

علیہم السّلام

انبیاء علیہم السلام

کی قرآن پاک میں منقول دعائیں

(۱)۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب جنت سے نکال دیا، تو آپ علیہ السلام بہت نادم ہوئے اور ان الفاظ سے توبہ کیا کرتے تھے

(۱)۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا○ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[۱]

(اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا، تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے)

۱۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۲۳

(۲)۔ حضرت نوح علیہ السلام کی دعائیں

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تقریباً ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی۔ سوائے چند لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ بلکہ الٹا آپ علیہ السلام پر الزام تراشی شروع کر دی اور آپ علیہ السلام کو سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ پس ایسے حالات میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے ان الفاظ میں دعا کی

(۱)۔ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ[۱]

(اے پروردگار! ان لوگوں نے میری تکذیب کی ہے۔ اس پر میری مدد فرما)

جب اللہ عزوجل نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اللہ عزوجل کافروں کو عذاب دینے والا ہے، تو آپ علیہ السلام نے اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور ان سب ایمان لانے والوں کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی، جو اللہ تعالیٰ کی اس وحی کو سچ مان کر آپ علیہ السلام کے گھر جمع ہو گئے تھے۔ قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے

(۲)۔ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا[۲]

۱۔ سورۃ المومنون: آیت: ۲۶

۲۔ سورۃ نوح: آیت: ۲۸

(میرے پروردگار! میری بھی بخشش فرما۔ میرے والدین کی بھی۔ ہر اس شخص کی بھی، جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کو تباہی کے سوا کوئی اور چیز عطا نہ فرما)

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک لمبے عرصے تک وعظ و نصیحت کی، تو ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بلکہ وہ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے، تو آپ نے ان الفاظ سے اللہ عز و جل سے دعا فرمائی

(۳)۔ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ [۱]

(تب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں، تو میری مدد فرما)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب آپ اور اللہ عز و جل کی وحی کو جھٹلا دیا اور انتہائی سرکشی پر اتر آئے، تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی، جو قرآن پاک میں ان الفاظ میں آئی ہے

(۴)۔ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۞۲۶ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا [۲]

(میرے پرورگار! ان کافروں میں سے کوئی ایک باشندہ بھی زمین پر باقی نہ رکھنا۔ اگر تو ان کو باقی رکھے گا، تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد پیدا ہو گی، وہ بدکار اور پکی کافر ہی پیدا ہو گی)

۱۔ سورۃ القمر: آیت: ۱۰

۲۔ سورۃ نوح: آیت: ۲۶، ۲۷

(۳)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق خانہ کعبہ کی تعمیر کر چکے، تو آپ علیہ السلام نے خدا کریم سے یوں دعا مانگی

(۱)۔ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [۱]

(اے میرے پروردگار! اس کو ایک پر امن شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں، انہیں قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے، تو ساتھ ساتھ ان الفاظ میں دعا و مناجات بھی کرتے جا رہے تھے

(۲)۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ [۲]

(اے ہمارے رب! ہمیں اپنا تابع فرماں بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک

۱۔سورۃ البقرہ: آیت:۱۲۶

۲۔سورۃ البقرہ: آیت:۱۲۸

جماعت کو اپنا اطاعت گزار رکھنا اور ہمیں حج کے مسائل سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے)

(۳)۔ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ [1]

(اے ہمارے رب! ان میں اِنہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما، جو ان کے سامنے تیری آیات پڑھے۔ انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور وہ انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو غالب حکمت والا ہے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے بڑھاپے میں دو بیٹے عطا فرمائے، تو آپ علیہ السلام نے ان الفاظ میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اپنی اولاد اور والدین کے لیے دعا فرمائی

(۴)۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ۞ رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ ‌ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ [2]

(سب تعریف اللہ کی ہے، جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا کیے۔ بے شک میرا رب خوب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم

۱۔ سورۃ البقرہ: آیت: ۱۲۹

۲۔ سورۃ ابراہیم: آیات: ۴۱-۳۹

کرنے والا بنا۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور ایمان والوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زندگی میں بہت سی دعائیں مانگیں، جن میں سے چھ دعاؤں کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے، جو سوائے ایک کے سب کی سب اللہ عزوجل نے قبول فرمائیں

(۵)۔ رَبِّ هَبۡ لِیۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیۡمِ ﴿۸۵﴾ وَاغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ[۱]

(میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے اور آنے والی نسلوں میں میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرمادے، جو میری سچائی کی گواہی دیں اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے، جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے اور میرے باپ کی مغفرت فرما۔ یقیناً وہ بھولے بھٹکے لوگوں میں سے ہے اور اس دن مجھے رسوا نہ کرنا، جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا نہ اولاد)

۱۔ سورۃ الشعراء: آیت: ۸۸۔۸۳

(۴)۔ حضرت لوط علیہ السلام کی دعائیں

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ عزوجل کی طرف دعوت دی اور آپ علیہ السلام کی قوم اس دعوتی و اصلاحی جدوجہد کو کسی طرح برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئی۔آپ علیہ السلام کی قوم نے آپ علیہ السلام کے خلاف اقدامات کرنے کی ٹھان لی۔دراصل خراب لوگوں کی کثرت پورے ماحول کو گندہ کردیتی ہے اور اس گندے ماحول میں کوئی نفاست پسند آدمی سانس لینا بھی پسند نہیں کرتا۔اس لیے جب اصلاح کی امیدیں ختم ہوگئیں،تو حضرت لوط علیہ السلام نے اسی گندے ماحول سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا کی

(۱)۔ رَبِّ نَجِّنِیۡ وَاَھۡلِیۡ مِمَّا یَعۡمَلُوۡنَ [۱]

(اے پروردگار! مجھے اور میرے اہل وعیال کو ان کے برے کاموں سے نجات دے)

جب حضرت لوط علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف سے انتہائی مایوسی ہوئی اور اذیتیں پہنچنے لگیں،تو آپ علیہ السلام نے اپنے خدا عزوجل سے دعا کی،جس کا ذکر قرآن پاک میں درج ذیل الفاظ میں آیا ہے

(۲)۔ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ [۲]

(اے میرے رب! فساد کرنے والوں کے مقابلے میں میری مدد فرما)

۱۔سورۃ الشعراء: آیت:۱۶۹

۲۔سورۃ العنکبوت: آیت:۳۰

(۵)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا

حضرت یعقوب علیہ السلام جب اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ کی جدائی میں بے حال ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے بیٹوں نے کہا کہ شاید آپؑ حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں جان ہی دے دیں گے، تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ سے گذارش کی

(۱)۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ[۱]

(میں اپنی بے قراری اور غم کی شکایت صرف اللہ کے حضور پیش کرتا ہوں)

۱۔ سورۃ یوسف: آیت: ۸٦

(٦)۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعائیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب عورتیں برائی کی طرف مائل کرنے کی پوری کوشش کررہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ جیل کی دھمکی بھی دے رہی تھیں، تو آپ علیہ السلام نے اپنے خدا کو ان الفاظ میں یاد فرمایا

(۱)۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۱

(اے میرے رب! مجھے قید خانہ اس سے زیادہ پسند ہے، جس کی طرف یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ دور کرے گا، تو میں ان کی طرف مائل ہوکر جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا)

اللہ عزوجل نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو والدین اور بھائیوں سے ملاکر ان پر اپنی نعمتوں کا اتمام فرمادیا اور نبوت وحکومت سے سرفراز فرمایا، تو انھوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی

(۲)۔ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

۱۔ سورۃ یوسف: آیت: ۳۳

وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ [1]

(اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے حکومت عنایت فرمائی اور باتوں کی حقیقت سمجھائی۔ اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا مددگار ہے۔ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کرنا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملانا)

۱۔ سورۃ یوسف: آیت: ۱۰۱

(۷)۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

حضرت ایوب علیہ السلام دولت اور کثرت اہل وعیال کی وجہ سے بہت خوش بخت تھے، مگر ایک آزمائش نے آپ علیہ السلام کو آلیا۔ مال ومتاع، اہل وعیال، جسم وجان سب پر آزمائش آئی۔ مال ومتاع ختم ہوگیا۔ اہل وعیال فوت ہو گئے۔ بیویاں آپؑ کو چھور گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک سخت بیماری نے آپؑ کو آلیا۔ شکوہ وشکایت کرنے کی بجائے اپنے رب کے حضور صبر وشکر اور درج ذیل الفاظ سے دعا کرتے رہے

(۱)۔ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ [۱]

(میں بیمار ہو گیا ہوں اور تو ارحم الراحمین ہے)

۱۔ سورۃ الانبیاء: آیت: ۸۳

(۸)۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

حضرت شعیب علیہ السلام ایک عرصے تک اپنی قوم کو وعظ ونصیحت کرتے رہے۔ بالآخر آپ علیہ السلام کی قوم کے کچھ متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب (علیہ السلام) تم اور وہ لوگ جو تم پر ایمان لائے ہیں، واپس ہمارے دین میں لوٹ آؤ، ورنہ ہم تم سب کو اس شہر سے نکال دیں گے۔ سردارانِ قوم کے اس مطالبے پر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنے خداوندِ کریم سے ان الفاظ میں دعا فرمائی

(۱)۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ [۱]

(اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے)

۱۔ سورۃ الاعراف: آیت: ۸۹

(۹)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آپؑ کی ذراسی سختی سے فرعون کا ایک ظالم نمائندہ مر گیا۔ فرعون اس کے بدلے میں آپؑ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ پس حضرت موسیٰؑ کے پاس ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے آکر حضرت موسیٰؑ کو اس صورت حال سے آگاہ کیا کہ اعیان حکومت کے یہاں آپؑ کے قتل کا منصوبہ بنایا جارہا ہے، لہٰذا آپؑ یہاں سے نکل جائیں۔ یقیناً میں آپؑ کا سچا خیر خواہ ہوں۔ آپؑ ڈرتے ہوئے اور بچتے بچاتے مصر سے نکل کھڑے ہوئے۔ چونکہ آپؑ کو فرعونیوں کے تعاقب کا خوف وخطرہ تھا، اس لئے آپؑ نے اپنے رب کے حضور یہ دعا فرمائی

(۱)۔ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[۱]

(اے میرے رب! مجھے ظالموں سے بچائے رکھنا)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے ہجرت کر کے ایک نئے مقام پر پہنچے، تو بھوکے، پیاسے اور تھکے ہوئے تھے، پس آپؑ نے ایک درخت کے سائے میں پناہ لی اور اپنے خداوندِ کریم سے دعا مانگی

(۲)۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ[۲]

(اے پروردگار! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کرے، میں اس کا محتاج ہوں)

۱۔ سورۃ اعراف: آیت: ۱۴۳

۲۔ سورۃ اعراف: آیت: ۱۵۱

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل کی طرف سے رسالت کی ذمہ داری پر فائز کیا گیا، تو آپؑ نے محسوس کیا کہ رسالت کی ذمہ داری ایک عظیم ذمہ داری ہے اور خاص طور سے فرعون جیسے جابر بادشاہ کو دعوت حق دینا بہت بڑے حوصلے کی بات ہے۔ پس آپؑ نے اللہ کے حضور ان الفاظ میں دعا مانگی

(۳)۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ [1]

(اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دیجیے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دیجیے۔ اور میری زبان میں جو گرہ ہے، اسے دور کر دیجیے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں)

جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے ساتھ ہم کلامی کا شرف ہوا، تو شدتِ شوق اور غایت محبت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا سوال کر دیا، جسے قرآن پاک میں یوں بیان کیا گیا ہے

(۴)۔ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ [2]

(اے میرے رب! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خداوند کریم کے حکم کے مطابق اعتکاف کے لیے کوہ

۱۔ سورۃ طٰہٰ: آیت: ۲۸-۲۵

۲۔ سورۃ اعراف: آیت: ۱۴۳

طور پر تشریف لے گئے، تو اپنے پیچھے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا دیا۔ جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ قوم نے آپؑ کے بعد بچھڑے کی عبادت شروع کر دی ہے تو آپؑ اپنے بھائی پر انتہائی غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ تم نے میری جانشینی کا حق ادا نہیں کیا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے نہایت عاجزانہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے مادرزاد بھائی! میری قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے جان سے مار دیتی۔ آپؑ ترس کھائیں اور مجھ پر دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع نہ دیں اور نہ ہی مجھے ظالموں کا ساتھی سمجھیں۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام کے جذبات ٹھنڈے ہوئے اور انھوں نے اس حرکت پر نہ صرف اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی، بلکہ اپنے بھائی کے لیے بھی مغفرت کی دعا کی، جسے قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے کچھ یوں بیان فرمایا ہے

(۵)۔ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ [1]

(اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)

اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ آپؑ اپنی قوم کے ہمراہ اس زمین فلسطین میں جہاد کرو، میں تمہیں فتح دوں گا اور یہی تمہارے رہنے کی جگہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپؑ سے کہا کہ جاؤ تم اور تمہارا خدا اس پاک زمین کو فتح

۱۔ سورۃ اعراف: آیت: ۱۵۱

کرلو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم ان سے جہاد کرنے کی قوت نہیں رکھتے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف سے سخت مایوسی ہوئی اور اپنے خدا کی طرف رجوع کر کے ان الفاظ سے دعا کی

(٦)۔ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَاَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ[۱]

(اے میرے رب! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہمارے اور ان نافرمانوں کے درمیان علیحدگی کردے)

۱۔ سورۃ المائدہ: آیت: ۲۵

(۱۰)۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعائیں

حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی انعامات فرمائے تھے۔ حتیٰ کہ آپ علیہ السلام کے تخت کو ہوا لے کر چلتی تھی اور جنات ہر وقت آپؑ کے دربار میں نوکروں کی طرح حاضر رہتے تھے۔ آپؑ پرندوں اور دیگر حشرات کی آواز تک کو سننے اور سمجھنے کی اہلیت سے نوازے گئے تھے۔ پس ان سب انعامات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؑ نے اپنے خدا عزوجل کو یوں یاد فرمایا

(۱)۔ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ[۱]

(اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں، جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسے نیک کام کروں، جو تجھے پسند آئیں اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی آرزو تھی کہ ان کی اولاد اتنی کثیر ہو، جس سے شہسواروں کی ایک فوج تیار ہو سکے اور یہ فوج اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے کام کرے۔ جب آپؑ کی یہ آرزو اللہ عزوجل کی حکمت کے تحت پوری نہ ہوئی، تو آپؑ نے اپنی اس تقصیر پر معافی مانگی اور خدا کے حضور یوں گویا ہوئے

۱۔ سورۃ النمل: آیت:۱۹

(۲)۔ رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَھَبۡ لِیۡ مُلۡكًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ [۱]

(اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی سلطنت دے، جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے)

۱۔ سورۃ ص: آیت:۳۵

(۱۱)۔ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو ایک عرصہ تک توحید کی دعوت دیتے رہے، لیکن قوم ان کی دعوت پر توجہ دینے کی بجائے کفر وشرک پر قائم رہی اور پہلے لوگوں کی طرح یونس علیہ السلام کا مذاق اُڑاتے رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دیں کہ تین دن میں عذاب آنے والا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے قوم میں اعلان کر دیا اور خود اس قوم کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے۔ راستے میں آپؑ ایک آزمائش میں مبتلا ہو گئے اور ایک مچھلی نے آپؑ کو نگل لیا۔ آپؑ نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار کو ان الفاظ سے یاد فرمایا

(۱)۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ[۱]

(تو پاک ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے شک میں نے ظلم کیا ہے)

۱۔ سورۃ الانبیاء: آیت: ۸۷

(۱۲)۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعائیں

جب حضرت زکریا علیہ السلام بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور آپؑ کے بال سفید ہو گئے۔ ابھی تک آپؑ کی اولاد نہ تھی اور آپؑ کو اس بات کا شدید خدشہ تھا کہ آپؑ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد رشتہ دار خدا کے دین کو ضائع نہ کر دیں۔ پس حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ اے خدا مجھے پاک اولاد عطا فرما، جو میرے بعد دین کی محافظ بنے۔ آپؑ کی اس دعا کو قرآن پاک میں تین مختلف جگہوں پر کچھ یوں بیان کیا گیا ہے

(۱)۔ رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ [۱]

(اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو خوب دعا سننے والا ہے)

(۲)۔ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ [۲]

(یا رب! مجھے لاوارث نہ چھوڑنا (یعنی مجھے فرزند عطا فرما) اور تو سب سے بہتر وارث ہے)

(۳)۔ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ○ وَاِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَكَانَتِ

۱۔ سورۃ آلِ عمران: آیت: ۳۸

۲۔ سورۃ الانبیاء: آیت: ۸۹

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ○ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا [1]

(میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور میرے پروردگار! میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا۔ اور مجھے اپنے رشتہ داروں سے اندیشہ ہے (کہ وہ میرے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دین ضائع نہ کر دیں) اور میری بیوی بانجھ ہے۔ سو تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما، جو (دین کے معاملے میں) میرا اور آل یعقوب کا وارث بنے۔ اے پروردگار! اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا)

۱۔ سورۃ مریم: آیت: ۴، ۵، ۶

(۱۳)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپؑ سے درخواست کی کہ آپؑ ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسمان سے غیبی رزق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اس میں سے کھائیں اور اسے بطور معجزہ دوسروں کے سامنے بیان کریں اور وہ دن ہمارے لیے عید کا دن قرار پائے۔ پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو ایسے سوالات کرنے سے منع کیا، پھر ان کے اصرار پر اللہ تعالیٰ کے حضور ان الفاظ میں دعا گو ہوئے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ [۱]

(اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دسترخوان اتار، جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہترین رزق دینے والا ہے)

۱۔ سورۃ المائدہ: آیت: ۱۱۴

(۱۴)۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں

کفار مکہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل ایمان پر جب زندگی انتہائی تنگ کردی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ان حالات میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدائے پاک سے ان الفاظ میں دعا فرمائی!

(۱)۔ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا[۱]

(یارب! مجھے جہاں داخل فرما، اچھائی کے ساتھ داخل فرما اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما، جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو)

جب مسلمان اپنے خدا سے مغفرت ورحم کی دعا کیا کرتے تھے، تو کفار مکہ اہل ایمان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ اور آپؐ کے امتی ان الفاظ سے مغفرت اور رحمتِ خداوندی طلب کرتے رہیں اور کفار کی باتوں کی طرف توجہ نہ دیں

۱۔ سورۃ الاسراء: آیت: ۸۰

(۲)۔ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ[۱]

(میرے پروردگار! ہماری خطائیں بخش دے اور رحم فرمادے۔ تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے)

جب حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی، تو آپؐ جلدی جلدی پڑھتے تھے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا دیا اور فرمایا کہ قرآن کا محفوظ رکھنا اور آپؐ کو یاد کرانا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ پس آپؐ انتہائی اطمینان رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خدا سے ان الفاظ میں دعا کرتے رہیں

(۳)۔ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا[۲]

(پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما)

جب کفار کے ساتھ کش مکش اور ردوقدح کا سلسلہ بہت طوالت اختیار کر گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا پاک سے ان الفاظ میں دعا فرمائی!

(۴)۔ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ[۳]

(اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور لوگو! تم باتیں بناتے ہو۔ تمہارے مقابلے میں ہمارا رب رحمٰن ہے اور وہ ہمارے لیے مددگار ہے)

۱۔ سورۃ المومنون: آیت: ۱۱۸

۲۔ سورۃ طٰہٰ: آیت: ۱۱۴

۳۔ سورۃ الانبیاء: آیت: ۱۱۲

جب مکہ فتح ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل اسلام کو روم و فارس کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی خوشخبری سنائی تو منافقین اور یہود کہنے لگے کہ روم و فارس مسلمانوں کے مقدر نہیں ہے۔ چنانچہ کفار کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت مسلمہ کے لیے یہ دعا وحی فرمائی

(۵)۔ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ[۱]

(اے اللہ! ساری کائنات کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت عطا فرمائے اور جسے چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر ہے۔ یقیناً تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق عطا کرتا ہے)

۱۔ سورۃ آلِ عمران: آیت: ۲۷-۲۶

٦

مسنون دعائیں

عمومی مسنون دعائیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درج بالا قرآنی دعاؤں کے علاوہ بہت سی دعائیں منسوب ہیں، جو حدیث کی مختلف کتب میں درج ہیں۔ کچھ دعائیں عمومی ہیں اور کچھ خاص حالات اور اوقات کے لیے ہیں۔ اس باب میں چند عمومی دعائیں نقل کی جاتی ہیں، جو کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مانگیں یا پھر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو سکھلائیں۔

۱۔ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي[۱]

(اے ہمارے رب! تیری ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہی ہیں۔ اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرمادے)

۲۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ[۲]

(اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد و پیماں پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں۔ تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر تیری نعمتیں ہیں۔ ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی غفلت کا بھی اقرار کرتا

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۴۹۶۷

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۰۶

ہوں۔میری مغفرت کردے کہ تیرے سوااورکوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا)

۳۔ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ[۱]

(اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔تو آسمان وزمین اوران میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے۔تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔تو آسمان اورزمین اوران میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔تو حق ہے۔تیرا وعدہ حق ہے۔تیرا قول حق ہے۔تجھ سے ملنا حق ہے۔جنت حق ہے۔دوزخ حق ہے۔قیامت حق ہے۔انبیاء حق ہیں اور محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حق ہیں۔اے اللہ! تیرے سپرد کیا۔تجھ پر بھروسہ کیا۔تجھ پر ایمان لایا۔تیری طرف رجوع کیا۔دشمنوں کا معاملہ تیرے سپرد کیا۔فیصلہ تیرے سپرد کیا۔پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر۔وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی ہیں اور وہ بھی جو کھل کر کی

۱۔صحیح بخاری۔رقم:۶۳۱۷

ہیں۔تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے۔صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

۴۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ[1]

(اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر قائم ہوں اور تیرے وعدہ پر۔ جہاں تک مجھ سے ممکن ہے۔ تیری نعمت کا طالب ہوکر تیری پناہ میں آتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس تو میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے سوا گناہ اور کوئی نہیں معاف کرتا۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے برے کاموں سے)

۵۔ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ[2]

(اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا۔ پس میری مغفرت کر۔ ایسی مغفرت، جو تیرے پاس سے ہو اور مجھ پر

۱۔صحیح بخاری۔رقم:۶۳۲۳

۲۔صحیح بخاری۔رقم:۶۳۲۶

رحم کر۔ بلا شبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے)

٦۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[1]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نے روک دیا، اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار اور نصیبہ ور کو (تیری بارگاہ میں) اس کا مال نفع نہیں پہنچا سکتا)

٧۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ[2]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت عظمت والا ہے اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا رب اور بڑے عرش کا رب ہے)

٨۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ

١۔ صحیح بخاری۔ رقم: ٦٣٣٠

٢۔ صحیح بخاری۔ رقم: ٦٣٤٥

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[1]

(اے اللہ! محمد اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر اپنی رحمت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد اور ان کی ازواج اور ان کی اولاد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا گیا شان وعظمت والا ہے)

۹۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[2]

(اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بدترین بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنہ یعنی دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۰۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ[3]

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۶۰

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۶۵

۳۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۶۷

(اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، سستی سے، بزدلی سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے)

۱۱۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَمْدِي، وَجَهْلِي، وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[۱]

(میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور اس گناہ سے بھی، جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔اے اللہ! میری مغفرت کر میری خطاؤں میں، جو ارادہ کے ساتھ کی گئی ہوں یا بلا ارادہ اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے۔تو سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے)

۱۔صحیح بخاری۔رقم:۶۳۹۸

۱۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ [1]

(اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اللہ پاک اور عظیم ہے)

۱۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [2]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے)

۱۴۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ [3]

(اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما)

۱۵۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [4]

(اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے، چھپے اور کھلے سارے گناہوں کی مغفرت فرما۔ تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۶۸۲

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۳

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۶۹

۴۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۷۶۱

۱۶۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ[۱]

(اے اللہ! تو میرے تمام چھوٹے بڑے اور اگلے پچھلے گناہ بخش دے)

۱۷۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ[۲]

(اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ اس وسیلے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ تو تنہا اور ایسا بے نیاز ہے، جس نے نہ تو جنا ہے اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے)

۱۸۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ[۳]

(میں پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اس کی مرضی کے مطابق۔ اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)

۱۹۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۸۷۸

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۸۵۷

۳۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۶۹۱۳

أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ[1]

(اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے۔ اسی کے لیے حمد ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے۔ ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافر برا سمجھیں۔ وہ احسان، فضل اور اچھی تعریف کا مستحق ہے۔ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے۔ ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافر برا سمجھیں)

۲۰۔ رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ، ذَاكِرًا لَكَ، رَاهِبًا لَكَ، مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي[2]

(اے میرے رب! میری مدد کر، میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ میری تائید کر، میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر۔ ایسی چال چل، جو میرے حق میں ہو نہ کہ ایسی جو میرے خلاف ہو۔ مجھے ہدایت دے اور جو ہدایت مجھے ملنے والی ہے، اسے مجھ

۱۔ سنن نسائی۔ رقم: ۱۳۴۰

۲۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۵۵۱

تک آسانی سے پہنچا دے۔ اس شخص کے مقابلے میں میری مدد کر، جو مجھ پر زیادتی کرے۔ اے اللہ! مجھے تو اپنا شکر گزار، اپنا یاد کرنے والا اور اپنے سے ڈرنے والا بنا۔ اپنا اطاعت گزار، اپنی طرف گڑ گڑانے والا یا دل لگانے والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر۔ میرے گناہ دھو دے۔ میری دعا قبول فرما۔ میری دلیل مضبوط کر۔ میرے دل کو سیدھی راہ دکھا۔ میری زبان کو درست کر اور میرے دل سے حسد اور کینہ نکال دے)

۲۱۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ [1]

(اے میرے رب! مجھے بخش دے۔ میری توبہ قبول کر۔ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)

۲۲۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [2]

(میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو حی و قیوم ہے اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں)

۲۳۔ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [3]

(اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما)

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۵۱۶

۲۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۵۷۷

۳۔ سنن نسائی۔ رقم: ۱۳۰۴

۲۴۔ اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا [۱]

(اللہ ہی میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)

۲۵۔ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ [۲]

(اے اللہ مجھے جہنم سے بچالے)

۲۶۔ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [۳]

(اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں۔ تو مجھے ایک لمحہ بھی نظر انداز نہ کر اور میرے تمام کام درست فرمادے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے)

۲۷۔ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ [۴]

(میں اللہ سے بخشش اور مغفرت کا طلب گار ہوں)

۲۸۔ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

۱۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۸۸۴

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۰۷۹

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۰۹۰

۴۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۰۹۳

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[1]

(اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں، جس کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے)

۲۹۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ[2]

(اللہ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی اس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)

۳۰۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[3]

(اے پروردگار! اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمانا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے)

۱۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۴۷۶

۲۔ صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۲۴۱۳۰

۳۔ سنن ابوداؤد۔ جلد اول: رقم: ۱۵۱۵

۳۱۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ[1]

(اے اللہ ! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہماری عبادات قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما)

۳۲۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا[2]

(اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتا ہوں، دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تمام تر شر سے، دنیا کے اور آخرت کے، جس کا مجھے علم ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے

۱۔ سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم:۷۱۶

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم:۷۲۶

اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں، جو تجھ سے تیرے بندہ اور نبیؐ نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اوراس کے قریب کرنے والے اعمال واقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے اور ہراس قول وعمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ جوتو نے میری بابت فرمایا، اسے خیر بنادے)

۷

مسنون
دعائیں

خصوصی مسنون دعائیں

(۱)۔ ملاقات کے وقت کی دعا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے، تو ان الفاظ میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے سلامتی ورحمت اور برکت کی دعا کرے

(۱)۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ[۱]

(آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو)

(۲)۔ صبح کے وقت کی دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے اور مغفرت وخیر طلب کرتے تھے۔ ہمیں ان میں سے کسی ایک دعا کو اپنی زندگی کا معمول بنالینا چاہیے

(۱)۔ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ[۲]

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۱۹۳

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۲۳

(ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس دن کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں)

(۲)۔ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ[۱]

(ہم نے فطرت اسلام، کلمہ اخلاص اور محمدؐ کے دین اپنے جد امجد حضرت ابراہیمؑ کی ملت پر صبح کی، جو سب سے یکسو ہو گئے تھے، مسلمان تھے اور مشرک نہ تھے)

(۳)۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ (ثلاث مرات)[۲]

(اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر)

۱۔ مسند احمد۔ رقم: ۱۵۳۶۷

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۲۶

(۳)۔ شام کے وقت کی دعائیں

شام کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں، ان میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے، جوحسب ذیل ہیں

(۱)۔ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ [۱]

(ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں تجھ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں)

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۲۳

(۲)۔ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ[۱]

(اے اللہ! ہم نے صبح کی تیرے نام پر اور شام کی تیرے نام پر۔ جیتے ہیں تیرے نام پر، مرتے ہیں تیرے نام پر اور مر کر تیرے ہی پاس ہمیں پلٹ کر جانا ہے)

(۳)۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (تین مرتبہ)[۲]

(میں اللہ کی مکمل تام صفات کے ذریعے ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جنہیں اللہ نے پیدا کیا ہے)

(۴)۔ سونے سے پہلے کی دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر تشریف لے جاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور دایاں ہاتھ اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیتے اور درج ذیل دعائیں یا پھر ان میں سے کچھ دعائیں مانگتے!

(۱)۔ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۰۶۸

۲۔ مسند احمد۔ جلد ششم: رقم: ۱۳۱۸

آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ[1]

(اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری طرف جھکا دیا اور (اپنا) ہر کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت و پناہ بنالیا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ میں اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے (ہدایت خلق کے لئے) بھیجا ہے)

(۲)۔ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا[2]

(یعنی تیرے ہی نام پر سوتا اور جاگتا ہوں)

(۳)۔ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ[3]

(اے پروردگار! تیرے ہی نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو قبض کرے، تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے، تو اس کی حفاظت کر، جس طرح کہ تو نیکوکاروں کی حفاظت کرتا ہے)

(۴)۔ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا

۱۔ صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۲۴۸

۲۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۱۲۶۲

۳۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۱۲۷۰

وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ [1]

(اے اللہ! آسمانوں کے رب اور ہر چیز کے پروردگار! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تو تورات انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والا ہے۔ میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی ایسا اول ہے۔ جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو ہی آخر ہے۔ تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی اور تو ہی ظاہر ہے۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارے قرض کو دور کر دے اور ہمیں فقر سے مستغنی فرما)

(۵)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ [2]

(تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ کیونکہ کتنے لوگ ہیں، جن کی نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے

۱۔ صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۲۳۸۸

۲۔ صحیح مسلم۔ جلد سوم: رقم: ۲۳۹۳

اور نہ ہی ٹھکانہ دینے والا ہے)

(۶)۔ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[۱]

(اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا)

(۷)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ[۲]

(اے اللہ! میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلبگار رہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں۔ تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے)

(۸)۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ[۳]

۱۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۳۵۰

۲۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۳۶۰

۳۔ سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۶۵۰

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے میری کفایت کی، مجھے ٹھکانہ دیا۔ مجھے کھانا کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر فضل واحسان کیا، تو بہت عمدہ کیا اور جس نے مجھے عطا فرمایا، تو بہت عمدہ عطا فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر حال میں۔ اے اللہ! ہر چیز کے پروردگار اور مالک اور اے ہر چیز کے معبود! میں تیری پناہ مانگتا ہوں (جہنم کی) آگ سے)

(۹)۔ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ[1]

(اے اللہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والا ہے۔ تو غائب اور حاضر کو جاننے والا ہے۔ ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور شیطان کے شر سے اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۱۰)۔ سُورَةُ الإِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

۱۔ سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۶۵۹

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(آپؐ کہو کہ وہ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی بھی اس کا شریک نہیں)

سُورَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے، جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور رات کے اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے، جب وہ حسد کرے)

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ[1]

---

[1] سنن نسائی۔ رقم: ۱۳۳۶

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(کہو کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ انسانوں کے حقیقی معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ وہ جنوں سے ہے یا انسانوں سے)

(۱۲)۔ اللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ[۱]

(اے اللہ! تو نے میری جان پیدا کی، تو تو ہی اسے موت دے گا۔ اس کی موت اور زندگی تیرے ہی لئے ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے، تو حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے، تو معاف فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں)

(۱۳)۔ سُبْحَانَ اللهِ (۳۳ مرتبہ)

(اللہ پاک ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ مرتبہ)

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں)

اَللهُ أَكْبَرُ (۳۴ مرتبہ)

(اللہ سب سے بڑا ہے)[۲]

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۷۱۲

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۱۸؛ ۵۳۶۱؛ ۳۷۰۵

(۵)۔ سوتے ہوئے کروٹ بدلنے کی دعا

سوتے میں کروٹ بدلتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ[۱]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا (اور تمام مخلوق پر) غالب ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا رب ہے۔ وہ غالب ہے، بخشنے والا ہے)

(۶)۔ نیند میں بے چینی کے وقت کی دعا

نیند میں بے چینی، گھبراہٹ یا بے آرامی کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ بِسْمِ اللهِ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ[۲]

(اللہ کے نام سے، میں تمام کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے غضب سے اور اس کے برے بندوں سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں)

۱۔ مستدرک امام حاکم۔ رقم: ۵۴۰

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۸۹۳

(۷)۔ برا خواب نظر آنے پر پڑھی جانے والی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کسی کو بُرا خواب نظر آئے، تو وہ علامتی طور پر اپنے بائیں طرف تھوک دے اور یہ دعا پڑھے

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [۱]
(میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)

(۸)۔ نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں

بوقت صبح نیند سے بیدار ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں، جن میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [۲]
(اللہ کا شکر ہے، جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف دوبارہ جانا ہے)

(۲)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۲۹۲؛ ۷۴۷؛ ۵۷۴۷؛ ۶۹۸۴؛ ۶۹۸۶؛ ۶۹۹۵؛ ۷۰۰۵؛ ۷۰۴۴؛ ۷۰۴۵

۲۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۱۲۶۲

شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، رَبِّ اغْفِرْ لِي[1]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں۔ وہ بلند مرتبہ اور عالی شان ہے۔ اے پروردگار! مجھے بخش دے)

(۳)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ[2]

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے میرے بدن کو عافیت دی۔ میری روح میری طرف لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی)

(۴)۔ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ - بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ (١٩٠) ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ (١٩١) رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدْ

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۰۶۰

۲۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۴۱۰

أَخْزَيْتَهُۥ وَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ (١٩٢) رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِى لِلْإِيمَٰنِ أَنْ ءَامِنُوا۟ بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا رَبَّنَا فَٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلْأَبْرَارِ (١٩٣) رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا
وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ
(١٩٤) فَٱسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّى لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٍ مِّنكُم مِّن
ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّنۢ بَعْضٍ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُوا۟ وَأُخْرِجُوا۟ مِن
دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا۟ فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا۟ وَقُتِلُوا۟ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِندِ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلثَّوَابِ (١٩٥) لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ ٱلَّذِينَ
كَفَرُوا۟ فِى ٱلْبِلَٰدِ (١٩٦) مَتَٰعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ
(١٩٧) لَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ
خَٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ (١٩٨) وَإِنَّ
مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ لَمَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ
إِلَيْهِمْ خَٰشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِنَّ ٱللَّهَ سَرِيعُ ٱلْحِسَابِ (١٩٩) يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَا
مَنُوا۟ ٱصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (٢٠٠)۔[1]

١۔ صحیح مسلم: رقم: ۵۳۰

(بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے باری باری آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں، جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کرتے ہیں (اور انہیں دیکھ کر بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔تو (ایسے فضول کام سے) پاک ہے۔ پس دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! تو جس کسی کو دوزخ میں داخل کردے، اسے تو نے یقیناً رسوا ہی کر دیا۔ اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کو سنا، جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ ہم ایمان لے آئے۔ لہٰذا اے ہمارے پروردگار! ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دے۔ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل کر کے اپنے پاس بلائیو۔ اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ کچھ بھی عطا فرما، جس کا وعدہ تو نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تو وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی اور کہا کہ میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب آپس میں ایک جیسے ہو۔ لہٰذا جن لوگوں نے ہجرت کی اور انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میرے راستے میں تکلیفیں دی گئیں اور جنہوں نے (دین کی خاطر) لڑائی

لڑی اور قتل ہوئے، میں ان سب کی برائیوں کا ضرور کفارہ کردوں گا اور انہیں ضرور ایسے باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے انعام ہوگا اور اللہ ہی کے پاس بہترین انعام ہے۔ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، ان کا شہروں میں (خوشحالی کے ساتھ) چلنا پھرنا تمہیں ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ تو تھوڑا سا مزہ ہے (جو یہ اڑا رہے ہیں) پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین بچھونا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوئے عمل کرتے ہیں، ان کے لیے ایسے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ کی طرف سے میزبانی کے طور پر وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، وہ نیک لوگوں کے لیے کہیں بہتر ہے۔ اور بیشک اہل کتاب میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں، جو اللہ کے آگے عجز و نیاز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اس کتاب پر بھی جو تم پر نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو ان پر نازل کی گئی تھی اور اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت لے کر بیچ نہیں ڈالتے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو اپنے پروردگار کے پاس اپنے اجر کے مستحق ہیں۔ بیشک اللہ حساب جلد چکانے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر اختیار کرو۔ مقابلے کے وقت ثابت قدمی دکھاؤ اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو)

(۹)۔ گھر سے باہر نکلنے کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھر سے نکلتے وقت کئی ایک دعائیں مروی ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ بِسۡمِ اللهِ، تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ[۱]

(اللہ کے نام سے نکل رہا ہوں۔میرا پورا پورا توکل اللہ ہی پر ہے۔تمام طاقت وقوت اللہ ہی کی طرف سے ہے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنۡ أَضِلَّ أَوۡ أُضَلَّ، أَوۡ أَزِلَّ أَوۡ أُزَلَّ، أَوۡ أَظۡلِمَ أَوۡ أُظۡلَمَ، أَوۡ أَجۡهَلَ أَوۡ يُجۡهَلَ عَلَيَّ[۲]

(اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ کروں یا گمراہ کیا جاؤں۔ میں خود پھسلوں یا پھسلایا جاؤں۔میں خود ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا شکار بنایا جاؤں۔ میں خود جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے)

(۱۰)۔ شیاطین کے شر اور دھوکے سے بچنے کی دعا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ مومن کو چاہیے کہ شیاطین کے شر اور

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۵۰۹۵

۲۔سنن ابوداؤد۔رقم:۵۰۹۴

دھوکے سے بچنے کے لیے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی انہی الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے

(۱)۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَأَ، وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، يَا رَحْمَنُ[۱]

(میں اللہ کی مکمل صفات کے ذریعے ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جنہیں اللہ نے پیدا کیا ہے۔ انہیں وجود عطا کیا اور موجود کیا۔ ان تمام چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور جو آسمان کی طرف چڑھتی ہیں، رات و دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو ہر آنے والے کے شر سے۔ سوائے اس کے جو خیر کے ساتھ آئے۔ اے نہایت رحم کرنے والے!)

(۱۱)۔ وسوسے سے بچنے کی دعا

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے آنے لگتے ہیں۔ ایسے میں ان الفاظ میں شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے

۱۔ مسند احمد۔ رقم: ۱۵۴۶۱

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [۱]
(میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)

(۱۲)۔ بچوں کی حفاظت کی دعائیں

بچوں کو مضر اشیا اور شیاطین کے شر سے بچانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں، جو حسب ذیل ہیں

(۱)۔ أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ، وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ [بیٹے کے لیے] [۲]
(میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے)

(۲)۔ أُعِيذُكِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ، وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ [بیٹی کے لیے] [۳]
(میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے)

۱۔صحیح مسلم۔رقم: ۲۲۰۳
۲۔صحیح بخاری۔رقم: ۳۳۷۱
۳۔صحیح بخاری۔رقم: ۳۳۷۱

(۳)۔ أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ، وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ [دو بچوں کے لیے][1]

(میں پناہ مانگتا ہوں آپ دونوں کے لیے اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے)

(۴)۔ أُعِيذُ كُمْ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ، وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ [تین یا تین سے زیادہ بچوں کے لیے][2]

(میں پناہ مانگتا ہوں آپ سب کے لیے اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے)

(۱۳)۔ کھانا کھانے کی دعائیں

کھانا شروع کرتے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی ایک دعائیں منقول ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں

(۱)۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [3]

(اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۳۷۱

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۳۷۱

۳۔ صحیح بخاری۔ جلد سوم: رقم: ۳۵۸

(۲)۔ بِسۡمِ اللّٰہِ اللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡمَا رَزَقۡتَنَا[۱]

(اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں، اے اللہ! تو نے ہمیں جو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت پیدا فرما)

(۱۴)۔ کھانا کھانے کی دعا بھول جائے، تو یاد آنے پر پڑھی جانے والی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر آدمی کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، تو یاد آنے پر ذیل کی دعا پڑھ لے

(۱)۔ بِسۡمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ[۲]

(اس کی ابتدا اور انتہا دونوں اللہ کے نام سے)

(۱۵)۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں

احادیثِ مبارکہ میں کھانا کھانے کے بعد پڑھی جانے والی کئی ایک دعائیں منقول ہیں، جن میں سے کوئی ایک پڑھی جا سکتی ہے

(۱)۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ أَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا[۳]

(اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا)

۱۔ مسند احمد۔ جلد اول: رقم: ۱۲۴۴

۲۔ سنن ابوداوٗد۔ رقم: ۳۷۶۷

۳۔ مسند احمد۔ جلد اول: رقم: ۱۲۴۴

(۲)۔ أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَاجْتَبَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ[۱]

(اے اللہ! تو نے کھلایا پلایا۔ غنا اور روزی عطا فرمائی۔ تو نے ہدایت اور زندگانی عطا فرمائی۔ تیری بخششوں پر تیری تعریف ہے)

(۳)۔ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ[۲]

(اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا)

(۴)۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ[۳]

(تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری طاقت و قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا)

(۵)۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا[۴]

(اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سارا صاف ستھرا بابرکت شکر ہے۔ ایسا شکر نہیں، جو ایک بار

۱۔ مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۳۱۷۴

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۷۳۰

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۰۲۳

۴۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۵۴۵۸

کفایت کرے اور چھوڑ دیا جائے اور اس کی حاجت نہ رہے۔اے ہمارے رب!
تو حمد کے لائق ہے)

(۱۶)۔ دودھ پینے کے بعد کی دعا

دودھ پینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ اللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ[۱]
(اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اسے ہمیں اور دے)

(۱۷)۔ کھانا کھلانے والے کے لیے دعا

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھلانے والے کے لیے ان الفاظ میں دعا گو
ہوتے تھے

(۱)۔ اللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي[۲]
(اے اللہ! تو اسے کھلا، جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا، جو مجھے پلائے)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۳۷۳۰
۲۔صحیح مسلم۔رقم:۲۰۵۵

(۱۸)۔ مہمان کی میز بان کے لیے دعا

انسان اس معاشرے میں رہتے ہوئے آئے روز کسی کا مہمان یا میزبان بنتا رہتا ہے۔سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں مہمان کو چاہیے کہ وہ ذیل کے الفاظ میں اپنے میزبان کے لیے خیر و برکت، مغفرت و بخشش اور رحم کی دعا کرے

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِيمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ [۱]

(اے اللہ! جو روزی تو نے انہیں دی ہے، اس میں برکت عطا فرما۔انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما)

(۱۹)۔ کپڑے اتارنے سے پہلے کی دعا

جب انسان اپنا لباس اتارے، تو درج ذیل دعا پڑھے

(۱)۔ بِسْمِ اللہِ [۲]

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۳۷۲۹

۲۔جامع ترمذی۔رقم:۶۰۶

(۲۰)۔ کپڑے پہننے کی دعا

جب انسان لباس تبدیل کرے،تو حدیث مبارکہ کے مطابق اسے یہ دعا مانگنی چاہیے

(۱)۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِی ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّۃٍ[۱]

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں،جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے یہ عنایت فرمایا)

(۲۱)۔ نئے کپڑے پہننے کی دعا

نیا لباس پہنتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِیہِ، أَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہِ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہُ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّہِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہُ[۲]

(اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔تو نے ہی مجھے پہنایا ہے۔میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کے لیے یہ کپڑا بنایا گیا ہے،اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے،اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۴۰۲۳

۲۔سنن ابوداؤد۔رقم:۴۰۲۰

(۲۲)۔ کسی دوسرے کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں

جب انسان کسی دوسرے کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھے، تو اس کے لیے درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا مانگے

(۱)۔ تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى[۱]

(تو اسے پرانا کرے اور اللہ تجھے اس کی جگہ دوسرا کپڑا عطا کرے)

(۲)۔ اِلْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا[۲]

(نئے کپڑے پہنو۔ قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو)

(۲۳)۔ آئینہ دیکھنے کی دعائیں

آئینہ دیکھتے وقت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے، جو حسب ذیل ہیں

(۱)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ، وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ[۳]

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۰۲۰

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۵۵۸

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن سنی۔ رقم: ۱۳۹

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے میری صورت اور سیرت دونوں کو بہترین بنایا اور اسے ایسے مزین کیا کہ دوسروں کو اس سے مزین نہیں کیا)

(۲)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَهٗ وَ كَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ فَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ[۱]

(تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا اور معتدل بنایا اور میرے چہرے کی صورت کو قابل اکرام بنایا اور اسے خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمان بنایا)

(۳)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ[۲]

(تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے میرے پروردگار! جس طرح تو نے مجھے عمدہ پیدا کیا، میرے اخلاق کو بھی عمدہ بنا دے)

(۲۴)۔ بیت الخلاء (واش روم) میں جانے کی دعا

حدیث مبارکہ میں بیت الخلا جانے کی یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[۳]

(اے اللہ میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۔عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن سنی۔رقم:۱۳۹

۲۔عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن سنی۔رقم:۱۳۹

۳۔صحیح مسلم۔رقم:۳۷۵

(۲۵)۔ بیت الخلاء (واش روم) سے باہر آنے کے بعد کی دعا

اسلام کی تعلیمات کے مطابق جب ایک مسلمان بیت الخلا سے باہر آئے، درج ذیل الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

(ا)۔ غُفۡرَانَكَ[1]

(اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں)

(۲۶)۔ وضو شروع کرنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وضو شروع کرتے وقت یہ دعا منقول ہے

(ا)۔ بِسۡمِ اللّٰهِ[2]

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں)

(۲۷)۔ وضو کے بعد کی دعائیں

وضو کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں، جن میں سے کوئی ایک پڑھی جا سکتی ہے

ا۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۰

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۹۸

(۱)۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ[1]

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ[2]

(اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے)

(۳)۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ[3]

(پروردگار! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں)

۱۔جامع ترمذی۔رقم:۵۵

۲۔جامع ترمذی۔رقم:۵۵

۳۔عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن سنی۔رقم:۳۰

(۲۸)۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

احادیث نبوی ﷺ کے مطابق جب ایک مسلمان مسجد میں داخل ہو، اسے درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھنی چاہیے

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [۱]

(میں اللہ عظیم کی، اس کی ذات کریم کی اور اس کی بادشاہت قدیم کے واسطے سے مردود شیطان سے پناہ چاہتا ہوں)

(۲)۔ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [۲]

(اللہ کے رسول ﷺ پر سلامی ہو۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

(۲۹)۔ مسجد سے باہر آنے کی دعا

ہمارے پیارے نبی ﷺ سے مسجد سے باہر نکلنے کی یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [۳]

(اے اللہ! میں تیرا فضل مانگتا ہوں)

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۶۶

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۶۵

۳۔ صحیح مسلم۔ رقم:۲۴۸

(۳۰)۔ آذان کے بعد کی دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مسلمانوں میں سے جب کوئی آذان کی آواز سنے، تو فوراً اپنے تمام کام چھوڑ کر نماز کی تیاری کرے اور آذان کے اختتام پر درج ذیل میں سے کوئی ایک دعا مانگے

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِی وَعَدْتَہ[1]

(اے اللہ! اس کامل پکار کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کیجیو، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے)

(۲)۔ أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیكَ لَہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ، رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِینًا[2]

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۴۷۱۹

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۸۴۶

(۳)۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی إِبْرَاھِیمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ۔ اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی إِبْرَاھِیمَ وَعَلَی آلِ إِبْرَاھِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ[۱]

(اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے)

(۳۱)۔ نماز کی پہلی تکبیر کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں (ثنا کی دعائیں)

ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ جب ہمیں نماز پڑھاتے ہیں، تو تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے درمیان خاموشی فرماتے ہیں۔ آپؐ اس وقفہ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دوران اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں۔ اس ضمن میں آپؐ سے درج ذیل حمد و ثنا منقول ہیں۔ پس ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے بعد ان میں سے کوئی ایک حمد و ثنا پڑھ لے

۱۔صحیح بخاری۔رقم: ۳۳۷۰؛ ۴۷۹۷؛ ۶۳۵۷

(۱)۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ[۱]

(اے اللہ تو پاک ہے۔ حمد تیرے لئے ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری عظمت بلند و برتر ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ[۲]

(اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھوڈال)

(۳)۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۳۹۹

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۷۴۴

لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ ، أَنَا بِكَ وَ إِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ[1]

(میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں تمام ادیان سے کٹ کر سچے دین کا تابع دار اور مسلمان ہوں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، جو اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے، جو سارے جہاں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تابعدار ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے سوا میرا کوئی اور معبود برحق نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ مجھے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا اعتراف ہے۔ تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما۔ تیرے سوا گناہوں کی مغفرت کرنے والا کوئی نہیں۔ مجھے حسن اخلاق کی ہدایت فرما۔ ان اخلاق حسنہ کی جانب صرف تو ہی رہنمائی کرنے والا ہے۔ بری عادتوں اور بد خلقی کو مجھ سے دور کر دے۔ صرف تو ہی ان بری عادتوں کو دور کرنے والا ہے۔ میں حاضر ہوں۔ تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔ تمام بھلائیاں

ا۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۷۶۰

تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تیری طرف برائی کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانا تیری ہی طرف ہے۔ تو بڑی برکت والا اور بہت بلند و بالا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں)

(۴)۔ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ [1]

(اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے! پوشیدہ وظاہر چیزوں کو جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے اختلافات کے درمیان فیصلہ کرسکتا ہے۔ ان اختلافی معاملات میں مجھے اپنے حکم سے صحیح راستے پر چلا۔ کیونکہ تو جسے چاہتا ہے، سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے)

(٦)۔ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ،

---

[1] ۔ مسند امام احمد۔ جلد نہم: رقم: ۵۱۸۲

وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ،لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ[1]

(اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے۔تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے مناسب ہے۔ آسمان اور زمین اور ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے۔تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے۔تو سچا ہے۔ تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے۔ جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے۔ انبیاؑ سچے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں۔ تجھی پر بھروسہ ہے۔ تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔ پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی، ان سب کی مغفرت فرما۔ خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے والا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۱۱۲۰؛ ۶۳۱۷؛ ۷۳۸۵؛ ۷۴۹۹

(۳۲)۔ رکوع کی دعائیں

رکوع میں پڑھی جانے والی مسنون دعائیں درج ذیل ہیں۔

(۱)۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ [۱]
(میرا رب پاک اور عظیم ہے، میرا رب پاک اور عظیم ہے، میرا رب پاک اور عظیم ہے)

(۲)۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي [۲]
(پاک ہے تیری ذات، اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ میری مغفرت فرمادے)

(۳)۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ [۳]
(فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے)

(۴)۔ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي [۴]

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۷۷۲

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۷۹۴؛ ۸۱۷؛ ۴۲۹۳؛ ۴۹۶۸

۳۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۱۰۸۶

۴۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۷۷۱

(اے اللہ تیرے لئے میں نے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میرا کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب تجھ سے ڈرتے ہیں)

(۵)۔ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوتِ، والْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْعَظَمَةِ[1]

(میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی، جو طاقت، بزرگی اور بڑائی والا ہے)

(۳۳)۔ رکوع سے اٹھتے وقت کی دعائیں

رکوع سے اٹھتے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں مروی ہیں، جن میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ[2]

(جس نے اللہ کی تعریف کی، اللہ نے اسے سن لیا۔ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں)

(۳)۔ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ[3]

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۸۷۳

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۷۹۹، ۶۸۹؛ ۶۹۰؛ ۷۲۲؛ ۷۳۲؛ ۷۳۳؛ ۷۳۴؛ ۷۳۵

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۷۶۰؛ ۸۴۶؛ ۸۴۷

(اللہ نے اس شخص کی سن لی (قبول کرلیا) جس نے اس کی تعریف کی۔اے ہمارے رب! تیرے لیے حمد وثنا ہے۔آسمانوں اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے، اس کے برابر)

(۳۴)۔ سجدہ کی دعائیں

سجدہ نماز کا ایک اہم رکن اور اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے۔پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ سجدے کی حالت میں اپنے خدا سے زیادہ سے زیادہ مناجات کرے۔سجدے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتاً فوقتاً درج ذیل دعائیں کیا کرتے تھے، جو احادیث کی مختلف کتابوں میں منقول ہیں

(۱)۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى [۱]

(میرے رب! تو پاک اور بلند و برتر ہے۔میرے رب! تو پاک اور بلند و برتر ہے۔میرے رب! تو پاک اور بلند و برتر ہے)

(۲)۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي [۲]

(پاک ہے تیری ذات، اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔اے اللہ میری مغفرت فرما دے)

۱۔صحیح مسلم۔رقم:۷۷۲

۲۔صحیح بخاری۔رقم:۷۹۴؛۸۱۷؛۴۲۹۳؛۴۹۶۸

(۳)۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ[۱]

(فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے)

(۴)۔ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ[۲]

(اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میرا چہرہ اس ذات کو سجدہ کررہا ہے، جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور اس کی آنکھوں کو تراش کر بنایا۔ اللہ برکتوں والا ہے اور سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے)

(۵)۔ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ، وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْعَظَمَةِ[۳]

(میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی، جو طاقت بزرگی اور بڑائی والا ہے)

(۶)۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ[۴]

(اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرمادے، چھوٹے بڑے، اول وآخر، ظاہری وپوشیدہ)

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۴۸۷

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۷۷۱

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۸۷۳

۴۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۴۸۳

(۷)۔ اللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ[۱]

(اے اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا، جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)

(۳۵)۔ دو سجدوں کے درمیان پڑھی جانے والی دعائیں

دو سجدوں کے درمیانی وقفہ میں درج ذیل مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنی چاہیے

(۱)۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي[۲]

(اے پروردگار! میری مغفرت فرما دے۔ اے پروردگار! میری مغفرت فرما دے)

(۲)۔ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي[۳]

(اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے، ہدایت دے اور رزق دے)

۱۔ جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۴۵۰

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۸۷۴

سنن ابوداؤد۔ رقم: ۸۴۸

(۳۶)۔ تشہد کی دعا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں یہ دعا پڑھتے تھے

(۱)۔ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ[1]

(آداب بندگی اور تمام عبادات اور تمام پاکیزہ خیراتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ آپ پر اے نبی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں)

(۳۷)۔ تشہد کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والے درود کی دعائیں

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھے جانے والے حسب ذیل درود مسنون ہیں

(۱)۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۳۱؛ ۸۳۵؛ ۱۲۰۲؛ ۶۲۳۰؛ ۶۲۶۵؛ ۷۳۸۱

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[1]

(اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[2]

(اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور اولاد پر، جیسا کہ تو نے درود بھیجا آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج واولاد پر، جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے)

ا۔صحیح بخاری۔رقم:۳۳۷۰

۲۔صحیح مسلم۔رقم:۴۰۷

(۳۸)۔ نماز میں درود کے بعد اور سلام سے پہلے پڑھی جانے والی دعائیں

نماز میں سلام سے پہلے پڑھی جانے والی بے شمار مسنون دعائیں احادیث کی کتب میں منقول ہیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔ ان میں کوئی ایک یا ایک سے ذیادہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ[۱]

(اے میرے پروردگار! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں فتنہ مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ[۲]

(اے میرے پروردگار! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پرودگار! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۳۲؛ ۱۳۷۷

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۳۲

(۳)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ [1]

(اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) بہت زیادہ ظلم کیا، پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بیشک تو ہی ہے)

(۴)۔ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [2]

(اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما)

(۵)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ [3]

(اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بدترین بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۳۴؛ ۶۳۲۶؛ ۷۳۸۷

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۵۲۲

۳۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۶۵؛ ۶۳۷۰؛ ۶۳۹۰

(٦)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ[1]

(اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

(٨)۔ اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ[2]

(اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں تیرے غیب اور قدرت کے وسیلہ سے، جو تجھ کو مخلوقات پر ہے۔ تو مجھ کو زندہ رکھ جس وقت تک میرے واسطے زندگی قائم رکھنا تیرے نزدیک بہتر ہو اور مجھ کو مار ڈال کہ جس وقت میرے واسطے مر جانا بہتر ہو۔ اے اللہ! میں ظاہر اور باطن میں پوشیدہ تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے حکمت بھری سچی بات، خوشی اور غصہ میں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے درمیانی درجہ محتاجی اور

١۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ٧٩٢

٢۔ سنن نسائی۔ رقم: ١٣٠٥؛ ١٣٠٦

مالداری میں اور میں تجھ سے اس نعمت کو مانگتا ہوں، جو کہ تمام نہ ہو اور اس کی آنکھ کی ٹھنڈک کو کہ جو ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تیرے فیصلہ پر رضامندی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مانگتا ہوں راحت اور مرنے کے بعد آرام۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے چہرہ کے دیکھنے کی لذت کو اور تجھ سے ملاقات کا شوق اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت پر کہ جس پر صبر نہ ہو سکے اور ہر اس فساد سے جو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ دکھلا دے)

(۹)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ [۱]

(اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام، اللہ، واحد، احد، صمد، جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے، کی برکت سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے، بیشک تو بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے)

(۱۰)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ [۲]

۱۔ سنن نسائی۔ رقم: ۱۳۰۱

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۴۹۵

(اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلے سے کہ ساری حمد تیرے لیے ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔تو ہی احسان کرنے والا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال اور عطا و بخشش والے! اے زندہ جاوید! اے آسمانوں اور زمینوں کو تھامنے والے)

(۱۱)۔ اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ[۱]

(اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلے سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔تو تنہا اور ایسا بے نیاز ہے،جس نے نہ تو جنا ہے اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے)

(۳۹)۔ نماز کے سلام کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں

نماز کے سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے،اس ضمن میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذیل کی دعائیں منقول ہیں

(۱)۔ أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ اللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ[۲]

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۱۴۹۳

۲۔صحیح مسلم۔رقم:۵۹۱

(اے اللہ مجھے بخش دے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اے پروردگار! تو ہی سلامتی والا ہے۔ تجھ سے سلامتی ملتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے! تو بہت بابرکت ہے)

(۲)۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[۱]

(اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے، اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گے)

(۳)۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ[۲]

(اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۴۴؛ ۶۳۳۰؛ ۷۲۹۲

۲۔ مسند احمد۔ جلد ششم: رقم: ۱۹۲۸

حکومت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے اور نیکی پر عمل کرنے کی قدرت صرف اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی کا احسان اور مہربانی ہے اور اسی کی بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ ہم خالص اسی کے لئے عبادت کرتے ہیں، اگرچہ کافروں کو اچھا نہ لگے)

(۴)۔ سُبْحَانَ اللهِ، والْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ (۳۳ مرتبہ)

(اللہ پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ[۱]

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)

(۵)۔ سُورَةُ الإِخْلَاصِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ۝ اَللهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۶۹۱

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ دیجیے کہ وہ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی بھی اس کا شریک نہیں)

سُورَةُ الْفَلَقِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(کہیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور رات کے اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے)

سُورَةُ النَّاسِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۝ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ [1]

---

[1] سنن نسائی۔ رقم: ۱۳۳۶

(اللہ کے نام سے جو رحمان ورحیم ہے)

(کہو! کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو لوگوں کا بادشاہ ہے۔ انسانوں کے حقیقی معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ وہ جنوں سے ہے یا انسانوں سے)

(۶)۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ [1]

(اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ جسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس کی ملکیت میں زمین وآسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور وہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت

۱۔ سنن نسائی۔ رقم: ۶۴۶۴

بلند و بالا اور بڑی عظمت والا ہے)

(۷)۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [۱]

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)

(۸)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا [۲]

(اے پروردگار! میں تجھ سے فائدہ مند علم، پاک رزق اور مقبول ہونے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں)

(۴۰)۔ وتر میں پڑھی جانے والی قنوت کی دعائیں

نماز وتر میں پڑھی جانے والی کئی ایک دعاؤں کا احادیث میں ذکر ہے۔ ان میں سے کوئی ایک پڑھ لی جائے، تو سنت ادا ہو جائے گی اور وہ دعائیں یہ ہیں

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي

۱۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۵۳۴؛ ۳۵۵۳

۲۔ سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۹۲۵؛ ۳۸۴۳

وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ[1]

(اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ، جنہیں تو نے ہدایت دی۔ مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ، جن کو تو نے عافیت بخشی۔ مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے، اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا، جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں۔ بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے، اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا۔ اے پروردگار! تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و برتر ہے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ[2]

(اے اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرسکتا، جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)

(۳)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۴۲۵

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۴۸۶

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ[1]

(اے اللہ! تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ تجھی سے ہدایت کے طالب ہیں۔ تجھی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ ہم تیرے ہی سامنے توبہ کرتے ہیں۔ تیرے ہی اوپر ایمان لاتے ہیں۔ تیری ہی اچھی تعریفیں بیان کرتے ہیں۔ ہم تیرا ہی شکر ادا کرتے ہیں۔ ناشکری نہیں کرتے اور جو آدمی تیری ناشکری نافرمانی کرے، ہم اس کو چھوڑتے ہیں۔ اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیری ہی نماز پڑھتے ہیں۔ تجھی کو سجدہ کرتے ہیں۔ تیری ہی طرف دوڑتے آتے ہیں۔ تیری ہی عبادت میں جلد مستغرق ہو جاتے ہیں۔ تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ ہم تیرے ہی عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں پر نازل ہونے والا ہے)

(۴۱)۔ نماز وتر کے بعد کی دعا

نماز وتر کے بعد ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے

۱۔ مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۱۲۲۹

(۱)۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

(رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے)

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس

(رب ہر نقص وعیب سے پاک ہے)

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس، رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوح[۱]

(فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب، ہر نقص وعیب سے پاک ہے)

(۴۲)۔ سجدہ تلاوت کی دعائیں

قرآن پاک کی کچھ آیات ایسی ہیں جن کی تلاوت کرنے سے سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ پس سجدہ تلاوت کی مسنون دعائیں حسبِ ذیل ہیں۔ ان میں سے کوئی سی دعا پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ[۲]

(میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا، جس نے اپنی قوت وطاقت سے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ بنائے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۴۳۰

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۴۱۴

عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ[1]

(اے اللہ! میرے لئے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما، جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول فرمایا)

(۴۳)۔ بیمار کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

اسلامی شریعت میں بیمار کی عیادت کرنے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ترغیب دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کرتے وقت اس کی صحت یابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ اسی ضمن میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ دعائیں منقول ہیں

(۱)۔ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ[2]

(کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ گناہوں کو دھودے گا)

(۲)۔ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ (سات مرتبہ)[3]

(اللہ سے درخواست کرتا ہوں، جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفا عطا فرمائے) (سات مرتبہ)

۱۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۵۷۹

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۶۱۶؛ ۵۶۵۶؛ ۵۶۶۲؛ ۷۴۷۰

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۱۰۶

(۴۴)۔ موت سے پہلے پڑھی جانے والی دعائیں

موت ایک ایسی حقیقت ہے، جس سے انکار ممکن نہیں۔ ہر جاندار کو بالآخر ایک دن اپنے خالقِ حقیقی کے روبہ روپیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس ضمن میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ جب کوئی انسان زندگی وموت کی کشمکش میں مبتلا ہو، تو اسے چاہیے کہ ذیل کی دعاؤں سے اپنے خالق و مالک و رازق سے اپنی مغفرت وبخشش کا طلبگار رہو

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى [۱]

(اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم کر اور میرے اعلیٰ دوستوں سے مجھے ملا)

(۲)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ [۲]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے)

(۳)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے)

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۴۴۴۰؛ ۵۶۷۴

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۴۴۴۹؛ ۶۵۱۰

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[1]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں)

(۴۵)۔ مرنے والے کو نصیحت کی جانے والی دعا

توحید ایک ایسی بنیاد ہے، جس پر انسان کے سارے ایمان کا دارومدار ہے۔پس جب کوئی حالت سکرات میں ہو، اسے کلمہ توحید کی تلقین کرنی چاہیے اور تلقین کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس کے سامنے اتنی اونچی آواز میں کلمہ توحید پڑھا جائے کہ وہ اچھی طرح سن لے۔مرنے والے کو نصیحت کی جانے والی اس دعا کا ذکر حدیث میں ان الفاظ میں آیا ہے

(۱)۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ[2]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

۱۔جامع ترمذی۔رقم:۳۴۳۰

۲۔صحیح مسلم۔رقم:۹۱۶؛۹۱۷

(۴۶)۔ انتہائی مشکل کے وقت کی دعا

ہرانسان کی زندگی میں کبھی نہ کبھی ایسا موقع ضرور آتا ہے کہ وہ خودکوانتہائی مشکل میں گرا ہوا پاتا ہے۔پس انسان جب ایسے حالات سے دوچار ہو،تو اللہ رب العزت سے ان الفاظ میں دعا گو ہونا چاہیے

(۱)۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا[۱]

(بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور میرے لئے اس کا نعم البدل عطا فرما)

(۴۷)۔ میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعائیں

جب کوئی آدمی وفات پا جائے،تو اس کی آنکھیں بند کرنے والے کو چاہیے کہ وفات پا جانے والے کے لیے درج ذیل الفاظ میں دعا کرے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ [فوت ہونے والے کا نام لیں] وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ

۱۔صحیح مسلم۔رقم:۹۱۸

الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ [مرد کے لیے][1]

(اے اللہ (فلاں فرد) کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور باقی لوگوں میں سے اس کا جانشین مقرر فرمایا۔ رب العالمین ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی فرما)

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِ [فوت ہونے والی کا نام لیں] وَارْفَعْ دَرَجَتَهَا فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهَا فِي عَقِبِهَا فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهَا فِي قَبْرِهَا وَنَوِّرْ لَهَا فِيهِ [عورت کے لیے][2]

(اے اللہ (فلاں عورت) کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور باقی لوگوں میں سے اس کا جانشین مقرر فرمایا۔ رب العالمین ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی فرما)

(۴۸)۔ مرد کی نمازِ جنازہ کی دعائیں

نماز جنازہ ایک ایسی نماز ہے، جو وفات پا جانے والے کی مغفرت و بخشش کی دعا ہے۔ مرد کی نماز جنازہ کی کئی دعائیں احادیث پاک میں مروی ہیں، جو حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے کوئی سی دعا پڑھی جاسکتی ہے

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۹۲۰

۲۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۹۲۰

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ [۱]

(یا اللہ! اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنا دے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ [۲]

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۹۶۳

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۲۰۱

(اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو۔ ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو۔ ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے، ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے، اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہم کو تو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا)

(۳)۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّ [اس مرد کا نام لیں] فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ[1]

(اے اللہ! (فلاں) تیری امان اور پناہ میں ہے اور تیری حفاظت میں ہے۔ تو اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ تو وعدہ وفا کرنے والا اور لائق ستائش ہے۔ اے اللہ! تو اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما۔ تو بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)

(۴)۔ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ[2]

۱۔ سنن ابو داؤد۔ رقم: ۳۲۰۲

۲۔ مستدرک امام حاکم۔ رقم: ۱۳۲۸

(یا اللہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو غنی ہے۔ اگر وہ نیک تھا، تو اس کا اجر زیادہ کر دے اور اگر گناہگار تھا، اس کے گناہوں سے درگزر فرما!)

(۴۹)۔ عورت کے نمازِ جنازہ کی دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عورت کی نماز جنازہ کے لیے کئی دعائیں منقول ہیں، جو سب کی سب مسنون ہیں۔ ان میں سے کوئی سی دعا پڑھی جا سکتی ہے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا، وَارْحَمْهَا، وَعَافِهَا، وَاعْفُ عَنْهَا، وَأَكْرِمْ نُزُلَهَا، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهَا، وَاغْسِلْهَا بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهَا مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهَا دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهَا، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهَا، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا، وَأَدْخِلْهَا الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ [۱]

(اللہ اس کو بخش دے۔ اس پر رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنا دے اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۹۶۳

والوں سے بہتر گھر والے اور اس کے شوہر سے بہتر شوہر عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا)

(۲)۔ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا، وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِیرِنَا وَکَبِیرِنَا، وَذَکَرِنَا وَأُنْثَانَا. اللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَہُ مِنَّا فَأَحْیِہِ عَلَی الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَہُ مِنَّا فَتَوَفَّہُ عَلَی الإِیمَانِ، اللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَہُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہُ[1]

(اے اللہ! تو بخش دے، ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو۔ ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو۔ ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو۔ ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے، ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے، اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہم کو تو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا)

(۳)۔ اللّٰھُمَّ إِنَّ [محترمہ کا نام لیں] فِي ذِمَّتِكَ، وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِھَا مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیمُ[2]

(اے اللہ! (فلاں) تیری امان اور پناہ میں ہے اور تیری حفاظت میں ہے، تو اسے

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۲۰۱

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۲۰۲

قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔تو وعدہ وفا کرنے والا اور لائق ستائش ہے۔اے اللہ! تو اسے بخش دے۔اس پر رحم فرما۔تو بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)

(۴)۔ اللّٰهُمَّ أَمَتُكَ وَبِنْتُ أَمَتِكَ، احْتَاجَتْ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهَا، إِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهَا، وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا[1]

(یا اللہ تیری بندی اور تیری بندی کی بیٹی تیری رحمت کی محتاج ہے اور تو غنی ہے۔اگر وہ نیک تھی، تو اس کا اجر زیادہ کر دے اور اگر گناہ گار تھی، تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما!)

(۵۰)۔ نابالغ لڑکے کی نمازِ جنازہ کی دعا

اسلامی شریعت کے مطابق نابالغ معصوم ہوتے ہیں۔ان کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔اسی لیے نابالغ کی نماز جنازہ کی دعا بالغ افراد کی نماز جنازہ کی دعا سے مختلف ہے، جو حسبِ ذیل ہے

(۱)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا[2]

۱۔مستدرک امام حاکم۔رقم:۱۳۲۸

۲۔فتاویٰ عالمگیری۔جلد اول:صفحہ نمبر ۴۰۸

(اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا۔ اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا)

(۵۱)۔ نابالغ لڑکی کے نمازِ جنازہ کی دعا

نابالغ لڑکی کی نماز جنازہ کی دعا ذیل میں دی گئی ہے۔

(۱)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً[۱]

(اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا۔ اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ہمارے حق میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا)

(۵۲)۔ اظہارِ تعزیت کی دعا

کسی کی وفات پر اس کے جنازے میں شامل ہونا اور اس کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرنا۔ انسانی زندگی کے مسلمات میں سے ہے۔ کسی کی تعزیت کے وقت

۱۔ فتاویٰ عالمگیری۔ جلد اول: صفحہ نمبر ۴۰۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ[1]

(سب اللہ کا مال ہے، جو اس نے لے لیا اور جو اس نے عنایت فرمایا اور ہر چیز کا اس کے پاس وقت مقرر ہے۔ صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو)

(۵۳)۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا

جب میت کو قبر میں اتارا جاتا ہے، تو اتارنے والوں کو چاہیے کہ ذیل کی مسنون دعا پڑھیں

(۱)۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ[2]

(ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں)

(۵۴)۔ قبرستان میں جانے کی دعا

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں جب ہم قبرستان جائیں، تو اہل قبرستان کی عافیت کے لیے یہ دعا پڑھنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ٦٦٥٥

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۲۱۳

(۱)۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ[۱]

(تم پر سلامتی ہو اے یہاں رہنے والے مومنوں اور مسلمانو! تمہارے گھروں والے اور ہم تم سے انشاء اللہ ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں)

(۵۵)۔ غمگین اور افسردگی کے وقت کی دعائیں

اسلام ایک ایسا دین ہے، جو ہر حال میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور غمی کے موقع پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اسی سلسلے میں ذیل میں غمی یا افسردگی کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے کی جانے والی مسنون مناجات دی گئی ہیں

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وذَهَابَ هَمِّي[۲]

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۹۷۵

۲۔ مسند احمد۔ رقم: ۳۷۱۲

(اے اللہ! میں تیرا غلام ابن غلام ہوں۔ تیری کی باندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میری ذات پر تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میری ذات کے متعلق تیرا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے۔ میں تجھ کو تیرے ہر اس نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جو تو نے اپنے لئے خود تجویز کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، غم میں روشنی اور پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنادے)

(۲)۔ اللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحَزَنِ، والْعَجْزِ، والْكَسَلِ، والْبُخْلِ، والْجُبْنِ، وضَلَعِ الدَّيْنِ، وغَلَبَةِ الرِّجَالِ[1]

(اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے۔ عاجزی وکمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے مجھ پر غالب آجانے سے)

(۵٦)۔ غصے کے وقت پڑھی جانے والی دعا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس جب کسی کو غصہ آئے، تو اسے چاہیے کہ شیطان کے شر سے اللہ رب العزت کی پناہ کی دعا مانگے۔ اسی ضمن

[1]۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۲۸۹۳؛ ۵۴۲۵؛ ٦۳٦۳؛ ٦۳٦۹

میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذیل کی دعا منقول ہے

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [۱]

(میں شیطان مردود سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتا ہوں)

(۵۷)۔ مشکل وقت کی دعا

انسان کو اس دنیا میں آئے دن کسی نہ کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ ان الفاظ میں اپنے اللہ رب العزت سے اپنی مشکل کی آسانی کے لیے دعا گو ہو!

(۱)۔ اللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا [۲]

(اے میرے پروردگار! کسی کام میں آسانی نہیں، مگر جسے تو آسان بنا دے اور جس مشکل کو چاہتا ہے، آسان بنا دیتا ہے)

(۵۸)۔ کسی دوسرے کی افسردگی کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

اسلامی شریعت کے مطابق انسان جب کسی دوسرے کو غمگین دیکھے، تو ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا مانگنا سنت ہے

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۲۸۲؛ ۶۰۴۸؛ ۶۱۱۵

۲۔ عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن سنی۔ رقم: ۳۵۱

(۱)۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وربُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ [۱]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بہت جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، جو آسمانوں کا رب ہے۔ زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [۲]

(اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں۔ تو مجھے ایک لمحہ بھی نظر انداز نہ کر اور میرے تمام کام درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے)

(۳)۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ [۳]

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے)

(۴)۔ اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا [۴]

(اللہ ہی میرا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا)

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۴۶: ۷۴۳۱

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۰۹۰

۳۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۵۰۵

۴۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۵۲۵

(۵۹)۔ دشمن سے سامنا کرتے ہوئے پڑھی جانے والی دعائیں

جب کسی مخالف کے غالب آجانے کا خوف لاحق ہو،تو ذیل کی مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ اللّٰھُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ [۱]

(اے اللہ! ہم تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں)

(۲)۔ اللّٰھُمَّ أَنْتَ عَضُدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي، بِكَ أَجُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ [۲]

(ے اللہ! تو ہی میرا بازو اور مددگار ہے۔ تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں قتال کرتا ہوں)

(۳)۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [۳]

(ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کام بنانے والا ہے)

---

[۱]۔ابوداوٗد۔رقم: ۱۵۳۷

[۲]۔سنن ابوداوٗد۔رقم: ۲۶۳۲

[۳]۔صحیح بخاری۔رقم: ۴۵۶۳

(٦٠)۔ دشمن کے مقابلے کے لیے اللہ سے مدد مانگنا

جب مومنین کا اسلام کے دشمن سے مقابلہ ہو جائے، تو دشمن سے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔اسی حوالے یہ دعا منقول ہے

(ا)۔ اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیعَ الْحِسَابِ اھْزِمَ الأَحْزَابَ، اللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ [1]

(اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے (قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لینے والے اے اللہ! مشرکوں اور کفار کی جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استحصال کرنے آئی ہیں) شکست دے۔اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دے)

(٦١)۔ کسی کام کے کرنے سے عاجز آ جانے پر پڑھی جانے والی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عاجز و بے اختیار پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔پس انسان جب کسی کام کو سرانجام دینے میں شدید مشکلات کا شکار ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ شریعت اسلامی کی رو سے ذیل کی مسنون دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا سے اپنے پروردگار کو مدد کے لیے پکارے

ا۔صحیح بخاری۔رقم:۲۹۳۳؛۴۱۱۵؛۶۳۹۲؛۷۴۸۹

(۱)۔ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ[۱]

(اللہ عز وجل قدرت رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے)

(۲)۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ[۲]

(میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

(۶۲)۔ ایمان میں کمزوری آجانے پر پڑھی جانے والی دعائیں

بعض اوقات مومن کے ایمان کی کیفیت میں کمزوری آجاتی ہے یا پھر دل میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ایسی صورت حال میں ذیل میں سے کوئی ایک دعا پڑھنی چاہیے

(۱)۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ[۳]

(میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا)

(۲)۔ هُوَ الْأَوَّلُ، وَالآخِرُ، وَالظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ، وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ[۴]

(وہی اول ہے اور وہی آخر۔وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے)

۱۔صحیح مسلم۔رقم:۲۶۶۴

۲۔سنن ابوداؤد۔رقم:۳۶۲۷

۳۔صحیح مسلم۔رقم:۲۶۶۴

۴۔سنن ابوداؤد۔رقم:۵۱۱۰

(۶۳)۔ گناہ سرزد ہونے پر معافی کی دعا

ہمارے پیارے پروردگار نے یہ دنیا آزمائش کے اصول پر بنائی ہے۔اسی لیے انسان سے چاہتے یا ناچاہتے ہوئے گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ پس گناہ کے سرزد ہوجانے پر احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں ہمیں ان الفاظ میں اپنے پروردگار سے معافی مانگنی چاہیے

(۱)۔ أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ[۱]

(میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں)

(۶۴)۔ مقروض کی قرض سے چھٹکارہ کی دعائیں

شریعت اسلامی کے مطابق جب انسان مقروض ہوجائے اور قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آرہی ہو،تو اسے اپنے خدائے پاک سے یوں دعا کرنی چاہیے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ[۲]

(اے اللہ! تو اپنے حلال کے ذریعے حرام سے میری کفایت فرما اور اپنی مہربانی سے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز فرمادے)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۱۵۲۱

۲۔جامع ترمذی۔رقم:۳۵۶۳

(۲)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ، وَالْحَزَنِ، والْعَجْزِ، والْكَسَلِ، والْبُخْلِ، والْجُبْنِ، وضَلَعِ الدَّيْنِ، وغَلَبَةِ الرِّجَالِ[1]

(اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم والم سے۔ عاجزی و کمزوری سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے)

(۶۵)۔ قرض خواہ کے قرض کی ادائیگی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے

(۱)۔ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ والْأَدَاءُ[2]

(اللہ تمہارے مال اور اہل خانہ میں تمہارے لئے برکتیں نازل فرمائے۔ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ اسے ادا کردیا جائے اور شکریہ بھی ادا کیا جائے)

(۶۶)۔ قربانی کا جانور ذبح کرنے کی دعا

ہمارے پیارے نبی ﷺ جب قربانی کا جانور ذبح کرتے، تو درج ذیل دعا فرماتے

(۱)۔ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۲۸۹۳؛ ۵۴۲۵؛ ۶۳۶۳؛ ۶۳۶۹؛ ۶۳

۲۔ سنن نسائی۔ رقم: ۴۶۸۳

حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ[1]

(میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں، جس نے زمین وآسمان کی تخلیق فرمائی اور یہ کہ میں پوری یکسوئی کے ساتھ دینِ ابراہیم پر قائم ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور بلاشبہ میری نماز اور میری تمام عبادتیں اور میرا جینا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے)

(٦٧)۔ استخارہ کی دعا

استخارہ ایک مسنون عمل ہے، اس کے لیے درج ذیل مسنون دعا مانگنی چاہیے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ،

۱۔ سنن ابوداؤد۔ جلد دوم: رقم: ۱۰۲۹

وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ (هَذَا الأَمْرَ) خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ (هَذَا الأَمْرَ) شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ[1]

(اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے طفیل طاقت مانگتا ہوں اور تیرا فضل۔ کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیوب کا بہت جاننے والا ہے۔ اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے (اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس کام کا نام لینا چاہیے) کہ اس کام میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین میں اور گزران میں اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے، تو اس پر مجھے قادر بنا دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے۔ پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے۔ میرے دین اور معیشت کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے، تو مجھے اس کام سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے۔ جہاں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس پر راضی اور خوش رکھ)

---

[1] صحیح بخاری۔ رقم: ۱۱۶۲؛ ۶۳۸۲؛ ۷۳۹۰

(٦٨)۔ آندھی کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

آندھی کے وقت پڑھی جانی والی کئی دعائیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں، جن میں چند یہ ہے۔ان میں سے کوئی سی دعا پڑھی جاسکتی ہے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا [۱]

(پروردگار! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [۲]

(اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے، اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے، اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے، اس سے پناہ مانگتا ہوں)

(٦٩)۔ بارش کے لیے دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذیل کی دعاؤں سے اللہ رب العزت سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے۔پس ہمیں بھی اپنے پروردگار سے انہی الفاظ میں بارش کے لیے دعا گو ہونا چاہیے

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۵۰۹۷

۲۔صحیح مسلم۔رقم:۸۹۹

(۱)۔ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مُرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ[۱]

(اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما، جو ہماری ضروریات پوری کرنے والی ہو۔ اچھے انجام والی ہو۔ سبزہ اگانے والی ہو۔ نفع بخش ہو۔ نقصان پہنچانے والی نہ ہو۔ جلد آنے والی ہو، تاخیر سے نہ آنے والی ہو)

(۲)۔ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا[۲]

(اے پروردگار! ہم پر بارش برسا! اے پروردگار! ہم پر بارش برسا! اے پروردگار! ہم پر بارش برسا!)

(۳)۔ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ[۳]

(اے اللہ! تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت عام کر دے اور اپنے مردہ شہر کو زندگی عطا فرما)

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۱۶۹

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۱۰۱۴

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۱۷۶

(۷۰)۔ بارش کے وقت کی دعا

جب بارش ہو رہی ہو، تو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق خدا عز وجل سے ان الفاظ میں دعا کرنی چاہیے

(۱)۔ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا [۱]

(اے پروردگار! نفع بخشنے والی بارش برسا)

(۷۱)۔ بارش کے بعد کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کے بعد ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے۔ پس ہمیں بھی بارش کے بعد انہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنی چاہیے

(۱)۔ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ [۲]

(اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی)

(۷۲)۔ زیادہ بارش برسنے پر دعا

جب بہت زیادہ بارش ہو رہی ہو یا بارش سے نقصانات کا اندیشہ ہو، تو درج کے کلمات سے اللہ عز وجل سے عافیت مانگنی چاہیے

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۱۰۳۲

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۸۴۶؛ ۱۰۳۸

(۱)۔ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ [1]

(اے پروردگار! اب ہمارے اردگرد بارش برسا۔ ہم سے اسے روک دے۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیراب کردے)

(۷۳)۔ آسمانی بجلی کی آواز سننے پر پڑھی جانے والی دعا

شریعت اسلامی کی رو سے آسمانی بجلی کی آواز سننے پر یہ مسنون دعا پڑھنی چاہیے

(۱)۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ [2]

(پاک ہے وہ ذات، آسمانی بجلی جس کی پاکیزگی وحمد بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی خوف سے)

(۷۴)۔ پہلی تاریخ کے چاند کو دیکھنے کی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی تاریخ کے چاند کو دیکھ کر ذیل کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے امن وسلامتی کی دعا کرتے تھے۔ ہمیں بھی آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپؐ کی اس سنت کو اپنانا چاہیے

۱۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۱۰۱۳؛ ۱۰۱۴

۲۔ الآداب المفرد۔ رقم: ۷۲۳

(۱)۔ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ، والسَّلامَةِ والإِسْلامِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللهُ [۱]

(اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے)

(۷۵)۔ روزے کی حالت میں لڑائی جھگڑے کے وقت پڑھی جانے والی دعا

روزہ کی حالت میں لڑائی جھگڑے سے خصوصی طور پر منع کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا کہ اگر کوئی دوسرا لڑائی جھگڑے کی کوشش کرے تو اسے بتا دیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اس ضمن میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ الفاظ منقول ہیں

(۱)۔ إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ [۲]

(میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں)

(۷۶)۔ روزہ کی افطاری کی دعائیں

روزہ کی افطاری کے حوالے سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھنا سنت ہے

۱۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۳۴۵۱

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۱۸۹۴؛ ۱۹۰۴

(۱)۔ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ[۱]

(اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کی)

(۲)۔ ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ[۲]

(پیاس ختم ہوگئی۔ رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا، تو ثواب مل گیا)

(۷۷)۔ کسی دوسرے کے ہاں افطاری کرنے کی دعا

جب کوئی روزہ کی افطاری کروائے، تو افطاری کرنے والے کے لیے سنت طریقۂ کار یہ ہے کہ وہ ان الفاظ میں افطاری کروانے والے کے لیے دعا کرے

(۱)۔ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلائِكَةُ[۳]

(تمہارے پاس روزے دار افطار کیا کریں۔ نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے لیے دعائیں کریں)

۱۔ سنن ابوداؤد۔ جلد دوم: رقم: ۵۹۳

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۲۳۵۷

۳۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۸۵۴

(۷۸)۔ موسم کے سب سے پہلے پھل کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب موسم کے پہلے پھل کو دیکھتے، تو اللہ عزوجل سے یوں خیر و برکت کی دعا کرتے

(۱)۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا[۱]

(اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے وزن کے پیمانوں میں برکت عطا فرما)

(۷۹)۔ چھینک کے وقت پڑھی جانے والی دعا

چھینک اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینک کے وقت اور چھینکنے والے کی دعا کا جواب یوں دیا کرتے تھے

(۱)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (چھینکنے والا پڑھے)

(ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں)

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۱۳۷۳

یَرْحَمُكَ اللّٰه (سننے والا جواب دے)

(اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے)

یَهْدِیكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (پھر چھنکنے والا یہ جواب دے)[1]

(اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہیں ٹھیک رکھے اور تمہاری حالت درست فرمادے)

(۸۰)۔ نکاح کے وقت برکت کی دعائیں

نکاح کے وقت دلہا اور دلہن کے لیے خیر و برکت کی دعا کی جاتی ہے۔اس ضمن میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی ایک دعائیں منقول ہیں،جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

(۱)۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَبَارَكَ لَكَ فِيهَا[2]

(اللہ تمہارے لئے اسے مبارک کرے۔تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور اس نکاح میں تم پر خوب برکت نازل فرمائے)

(۲)۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ[3]

(اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت ڈالے اور تمہیں عافیت کے ساتھ متفق و مجتمع رکھے)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۵۰۳۳

۲۔مسند احمد۔جلد ششم:رقم:۱۵۸۵

۳۔سنن ابن ماجہ۔جلد دوم:رقم:۶۲

(۸۱)۔ کمرۂ عروسی میں داخلے کی دعا

شادی کے بعد پہلی دفعہ اپنے کمرۂ عروسی میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ سے خیر وبھلائی اور شر سے پناہ مانگنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔اسی ضمن میں یہ مسنون دعا نقل کی گئی ہے

(۱)۔ اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا ، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا ، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ[۱]

(اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی جبلت اور اس کی طبیعت کا خواستگار ہوں۔ جو خیر و بھلائی تو نے ودیعت کی ہے، اس کے شر اور اس کی جبلت اور طبیعت میں تیری طرف سے ودیعت شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۸۲)۔ محفل میں پڑھی جانے والی دعا

محفل میں یہ دعا پڑھنا مسنون ہے

(۱)۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ[۲]

(اے میرے رب! مجھے بخش دے۔ میری توبہ قبول کر۔ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۲۱۶۰

۲۔سنن ابوداؤد۔رقم:۱۵۱۶

(۸۳)۔ محفل کے اختتام پر پڑھی جانے والی دعا

انسان جب کسی محفل میں ہوتا ہے،تو اس سے کوئی نہ کوئی کمی کوتاہی ہو ہی جاتی ہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ ذیل کی مسنون دعا سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور اپنی مغفرت وبخشش کا طلبگار ہو

(۱)۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ[۱]

(تیری ذات پاک ہے۔اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔میں گواہی دیتا ہوں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں)

(۸۴)۔ کوئی آپ کا کام کرے،تو اس کے لیے پڑھی جانے والی دعا

انسانی معاشرے میں رہتے ہوئے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کوئی کسی کی مدد کرے یا کام سرانجام دے،تو ان الفاظ میں مدد کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا کی جائے

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۵۹

(۱)۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا[۱]

(اللہ آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے)

(۸۵)۔ سواری یا گاڑی خریدتے وقت کی دعا

انسان جب نئی سواری یا گاڑی خریدے، تو ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی خیرو بھلائی اور شر سے پناہ کی دعا مانگنا احادیث میں منقول ہے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ[۲]

(اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی جبلت اور اس کی بھلائی کا خواستگار ہوں۔ اس کے شر اور اس کی جبلت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۸۶)۔ سواری پر سوار ہونے کی دعائیں

سواری پر سوار ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دعائیں منقول ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے، جو حسب ذیل ہیں

(۱)۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

۱۔ جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۳۵

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۲۱۶۰

لَمُنْقَلِبُوْنَ[1]

(پاک ہے وہ ذات، جس نے ہمارے لیے ان چیزوں کو مسخر کر دیا۔ ورنہ ہم انہیں قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ایک دن یقیناً ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے)

(۲)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ[2]

(تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے پروردگار! تیری ہی ذات پاک ہے۔ بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے بس مجھے معاف فرما دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف فرمانے والا نہیں)

(۸۷)۔ سفر پر روانہ ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

سفر پر روانہ ہونے پر پڑھی جانے والی کئی دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں، جن میں ایک حسب ذیل ہے

۱۔ سورۃ الزخرف: آیت: ۴۲، ۴۳

۲۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۲۶۰۲

(۱)۔ اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ[۱]

(اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ہمارے لئے اسے مسخر فرما دیا اور ہم اسے مسخر کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں کہ جن سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اس کی مسافت کو طے فرما دے۔ اے اللہ! تو ہی اس سفر میں ہمارا رفیق ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم سے اور اپنے مال اور گھر والوں کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۱۳۴۲

(۸۸)۔ بازار میں داخلے کی دعا

بازار میں خرید وفروخت کے لیے جانا انسانی زندگی کا معمول ہے۔حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ بازار میں داخلے کے وقت اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرنی چاہیے۔ اس ضمن میں ذیل کی دعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے

(ا)۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [1]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کیلئے ہیں۔ وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔کبھی نہیں مرے گا۔خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)

(۸۹)۔ اچھی خبر سننے پر پڑھی جانے والی دعا

اچھی خبر سننے پر احادیث کی رو سے ان الفاظ میں اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کرنی چاہیے

(ا)۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ [2]

(تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔اس کی تمام نعمتیں اچھی ہوتی ہیں)

ا۔جامع ترمذی۔رقم:۳۴۲۸؛۳۴۲۹

۲۔سنن ابن ماجہ۔رقم:۳۸۰۳

(۹۰)۔ خوش خبری سننے پر پڑھی جانے والی دعا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب انسان خوشی کی خبر سنے،تو اسے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنی چاہیے

(۱)۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ[۱]

(اللہ تعالیٰ پاک ہے)

(۹۱)۔ خوش خبری ملنے پر پڑھی جانے والی دعا

خوشخبری ملنے پر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و بڑائی بیان کرنا احادیث میں منقول ہے

(۱)۔ اللّٰہُ أَکْبَرُ[۲]

(اللہ سب سے بڑا ہے)

(۹۲)۔ بُری خبر سننے پر پڑھی جانے والی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے اور کسی بُری خبر سننے پر یہ دعا پڑھنی چاہیے

۱۔صحیح بخاری۔رقم:۱۱۵؛۲۸۳:۲۸۵:۱۱۲۶

۲۔صحیح بخاری۔رقم:۳۳۴۸

(۱)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ[۱]

(ہر حال میں اللہ کے لیے ہی تعریف اور شکر ہے)

(۹۳)۔ کوے کی آواز سننے پر پڑھی جانے والی دعا

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جب کوئی کوے کی آواز سنے، تو اپنے خداوندِ عالم سے یوں فضل وکرم کی دعا کرے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[۲]

(اے پروردگار! میں تجھ سے تیرے فضل کی درخواست کرتا ہوں)

(۹۴)۔ گدھے کی آواز سننے پر مانگی جانے والی دعا

گدھے کی آواز سن کر اللہ رب العزت سے شیطان مردود کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے۔ اس ضمن میں ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ[۳]

(میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)

۱۔ مستدرک امام حاکم۔ رقم: ۴۹۹

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۳۰۳

۳۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۳۳۰۳

(۹۵)۔ کتے کے بھونکنے کے وقت پڑھی جانے والی دعا

کتے کے بھونکنے کی آواز سن کر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طلب گار ہونا چاہیے

(۱)۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [۱]

(میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)

(۹۶)۔ کسی سے سخت کلامی ہو جائے، تو اس کے لیے مانگی جانے والی دعا

انسانی معاشرے میں رہتے ہوئے اور دوسروں سے معاملات طے کرتے وقت انسان سے چاہتے یا نا چاہتے ہوئے سخت کلامی ہو جاتی ہے۔ پھر بعد میں انسان اپنے کئے پر نادم بھی ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ جب کسی کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آجائے، تو وہ اپنے خداوندِ کریم سے اس بندۂ مومن کے لیے ان الفاظ میں دعا کرے

(۱)۔ اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [۲]

(اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو، تو اس کے لیے اسے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے)

۱۔ سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۱۰۳

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۶۳۶۱

(۹۷)۔ جسم میں درد محسوس ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

انسان جب اپنے جسم کے کسی حصے میں درد محسوس کرے، تو اسے چاہیے کہ احادیث کی روشنی میں ذیل کی دعا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا طلب گار ہو جائے

(۱)۔ بِسۡمِ اللّٰہِ (تین مرتبہ)

(اللہ کے نام سے)

أَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدۡرَتِہٖ مِنۡ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (سات مرتبہ)[۱]

(میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کھاتا ہوں)

(۹۸)۔ ناگہانی واقعات کے رونما ہونے پر مانگی جانے والی دعا

کسی ناگہانی واقعہ کے رونما ہو جانے پر ان الفاظ میں اللہ کے حضور دعا گو ہونا چاہیے

(۱)۔ لَا إِلَٰہَ إِلَّا اللّٰہُ[۲]

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۲۲۰۲

۲۔ صحیح بخاری۔ رقم: ۵۸۴۴

(۹۹)۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کی دعا

اللہ تعالیٰ غفورورحیم ہے، پس ہمیں ہر وقت اس سے اپنی مغفرت ورحمت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔احادیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کی یہ دعا منقول ہے

(ا)۔ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ[۱]

(میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں،جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں)

(۱۰۰)۔ دنیاوآخرت کی بھلائی کی دعا

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔اس ضمن میں احادیث میں یہ دعا منقول ہے

(ا)۔ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ[۲]

۱۔سنن ابوداؤد۔رقم:۱۵۱۷

۲۔صحیح مسلم۔جلد سوم:رقم:۲۴۰۲

(اے میرے پروردگار! میرے دین کو درست فرما دے، جو میرے معاملات کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست فرما دے،جس میں میرا معاش ہے اور میری آخرت کو بہتر کردے،جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہےاور میری زندگی کو میرے لئے نیکی میں اضافے کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنادے)

۸

حاصل

حاصلِ کتاب

اللہ عز وجل کی توفیق خاص سے اس کتاب کی تدوین کے بعد میں ان نتائج پر پہنچا ہوں:

الف۔ عقیدہ دعا

۱۔ اللہ عز وجل سے دعا کرنا اللہ پاک کا حق ہے۔

۲۔ انسان کا اللہ عز وجل سے دعا کرنا اللہ پاک پر اس کے ایمان کا اظہار ہے۔

۳۔ دعا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت وقدرت کا اقرار ہے۔

۴۔ اللہ عز وجل سے دعا مانگنا دراصل شرک سے بیزاری کا ثبوت ہے۔

۵۔ دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی ہے، جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۶۔ دعا اللہ عز وجل کے جود وکرم، علم وسمع اور دیگر عالی صفات کا بہترین نمونہ ہوتی ہے۔

ب۔ دعا کے فوائد

۷۔ دعا انسان کے ایمان وتوحید میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

۸۔ دعا انسان کے لیے حلاوتِ ایمان اور انشراحِ صدر کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔

۹۔ دعا کا قبول ہونا مومن وکافر دونوں کے لیے یکساں ہے۔

۱۰۔ دعا مومن کے لیے توشہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عظیم الشان نعمت ہے۔

۱۱۔ اللہ عزوجل کو دعا میں انسان کی ہر ادا پسند ہے۔

۱۲۔ دعا بذات خود اعلیٰ ترین عبادت ہے۔

۱۳۔ قرآن پاک میں کئی بار دعا اور عبادت کو ایک ہی مفہوم میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۴۔ دعا میں عبادت کی بہت سی اقسام جمع ہو جاتی ہیں جو کسی اور عمل میں جمع نہیں ہوتیں۔

مثلاً

(i)۔ اللہ عزوجل کی طرف قلبی لگاو

(ii)۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ ہونا

(iii)۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی دعا کے قبول ہونے کی امید ہونا

(iv)۔ اللہ عزوجل پر توکل کرنا

(v)۔ محبت کے ساتھ ساتھ خوف خداوندی کا حاصل ہونا

(vi)۔ اللہ تعالیٰ کے مختار کل اور انسان کے عاجز ہونے کا احساس ہونا

(vii)۔ اللہ عزوجل کو اپنا خالق و مالک مانتے ہوئے اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا

(viii)۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا

(ix)۔ اللہ عزوجل کو مشکل کشاہ جانتے ہوئے اس سے مدد طلب کرنا

(x)۔ اپنی قوت و طاقت سے تہی دست ہونے کا احساس ہونا

۱۵۔ دعا حیات قلب کا ذریعہ ہے۔

۱۶۔ دعا انسان کے دل کو اللہ عزوجل کی محبت سے بھرتی ہے۔

۱۷۔ دعا سے انسان کی اپنے پروردگار کی طرف رغبت بڑھتی ہے۔

۱۸۔ دعا سے معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے۔

۱۹۔ دعا ان شرعی اسباب میں سے ایک سبب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے پسند کے حصول اور ناپسند سے دفاع کا ذریعہ بنایا ہے۔

۲۰۔ دعا قضاوقدر میں شامل ہے اور دعا سے تقدیر بھی تبدیل ہوسکتی ہے۔

۲۱۔ اللہ عزوجل دعا کرنے والے بندے کو پسند کرتے ہیں اور دعا نہ کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

ج۔ دعا میں کیا مانگنا چاہیے

۲۲۔ دعا میں گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

۲۳۔ دعا میں ظلم سے نفرت کا اظہار کرنا چاہیے اور ظلم سے توبہ کرنی چاہیے۔

۲۴۔ دعا میں پہلے اپنے لیے، پھر دوسروں کے لیے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

۲۵۔ بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی، ہر چیز اللہ عزوجل ہی مانگنی چاہیے۔

۲۶۔ دعا میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی اور جہنم سے پناہ مانگنی چاہیے۔

۲۷۔ اللہ عزوجل سے صبر، ثابت قدمی اور کفار کے مقابلے میں مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

۲۸۔ دوسروں سے ملاقات کے وقت اس کی سلامتی کی دعا کرنی چاہیے۔

۲۹۔ دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے کرنا چاہیے۔

۳۰۔ اچھی خبر سننے پر اللہ پاک کی پاکیزگی بیان کرنی چاہیے۔

۳۱۔ جب رات کو انسان سونے کے لئے بستر پہ جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور شیطان کے شر سے پناہ کا طالب ہونا چاہیے۔

۳۲۔ قرآن پاک کی آخری دو سورتوں کو خاص طور پر صبح اور شام کی دعاؤں میں ضرور شامل کرنا چاہیے۔

۳۳۔ نیند سے بیدار ہونے پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

د۔ دعا میں کیا نہیں مانگنا چاہیے

۳۴۔ دعاؤں میں شرکیہ الفاظ سے بچنا چاہیے کہ اللہ عزوجل ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔

۳۵۔ دعا میں اپنے اہل وعیال، مال اور اپنی جان یا کسی اور پر بد دعا نہیں کرنی چاہیے۔

۳۶۔ گناہ کے کام اور قطع تعلقی کے لیے دعا نہیں کرنی چاہیے۔

۳۷۔ دعا میں کوئی شرط نہیں لگانی چاہیے، بلکہ بغیر کسی شرط کے دعا کرنی چاہیے۔

ہ۔ دعا کے آداب

۳۸۔ دعا کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے کرنی چاہیے۔

۳۹۔ حمد وثنا کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے اور یہی عمل دعا کے آخر میں بجالانا چاہیے۔

۴۰۔ دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا چاہیے۔

۴۱۔ دعا پورے اعتماد اور قبولیت کے کامل یقین کے ساتھ کرنی چاہیے۔

۴۲۔ دعا میں اپنے دل کو مکمل طور پر حاضر رکھنا چاہیے۔

۴۳۔ دعا میں خشوع وخضوع (عاجزی وانکساری) اختیار کرنی چاہیے۔

۴۴۔ عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے دعا کو کئی بار دہرانا چاہیے۔

۴۵۔ دعا کرتے رہنا چاہیے اور دعا پر اصرار کرنا چاہیے۔

۴۶۔ دعا میں صبر ہونا چاہیے اور جلد بازی سے بچنا چاہیے۔

۴۷۔ تنگی وفراخی اور خوشی وغمی، ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

۴۸۔ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنی چاہیے کہ یہ عاجزی کی علامت ہے۔

۴۹۔ دعا کسی بھی حالت میں کی جا سکتی ہے اور اگر ممکن ہو، تو دعا باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔

۵۰۔ دعا قبلہ رخ ہو کر کرنی چاہیے تاہم دعا کسی بھی سمت منہ کر کے کی جا سکتی ہے۔

۵۱۔ دعا میں اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی ناموں کے واسطہ سے پکارنا چاہیے۔

۵۲۔ دعا ہر حال میں کی جاسکتی ہے۔اٹھتے ، بیٹھتے ، لیٹے ہوئے اور چلتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے۔

۵۳۔ اگر ہو سکے تو دعا کرنے سے پہلے باوضو ہو کر دو رکعت نماز (صلوٰۃ الحاجت) پڑھ لینی چاہیے۔لیکن دعا اس کے بغیر بھی کی جاسکتی ہے۔

۵۴۔ دعا صاف اور سیدھے سادھے الفاظ میں مانگنی چاہیے اور قافیہ آرائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۵۵۔ دعا میں اعتدال ضروری ہے اور حد سے تجاوز کرنا غلط ہے۔

۵۶۔ اگر کسی شخص کو اپنی کسی خاص اور وقتی حاجت وضرورت کی دعا مانگنی ہو،تو بہتر یہ ہے کہ وہ دعاے ماثورہ (یعنی قرآن اور احادیث میں مذکور دعائیں) مانگے۔ان میں خاص برکت بھی ہے اور وہ تمام بے اعتدالیوں سے محفوظ بھی ہیں۔

۵۷۔ دعا کے آخر میں آمین کہنا چاہیے۔اس کا مطلب ہوتا ہے کہ پروردگار میری یہ دعا قبول فرما۔

۵۸۔ دعا مانگنے کے بعد اٹھے ہوئے ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا چاہیے۔

ی۔ وہ مقامات جہاں دعا جلد قبول ہوتی ہے

۵۹۔ دعا کے لیے مخصوص مقامات کی کوئی قید نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہر جگہ ہر مقام پر سنتا ہے۔پھر بھی بعض مقامات پر دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔مثلاً

(i)۔ بیت اللہ شریف (طواف کرتے ہوئے)

(ii)۔ ملتزم پر چمٹ کر دعا کرنا

(iii)۔ میزاب رحمت کے نیچے

(iv)۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

(v)۔ زمزم کا پانی پیتے وقت

(vi)۔ حجر اسود اور مقام ابرہیم علیہ السلام کے درمیان

(vii)۔ صفاومروہ کے پہاڑیوں پر

(viii)۔ مقام ابراہیم علیہ السلام پر

(ix)۔ مقامِ سعی پر

(x)۔ میدان عرفات میں

(xi)۔ مشعر الحرام مزدلفہ میں

(xii)۔ جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد

(xiii)۔ مسجد بنوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

(xiv)۔ بیت المقدس میں

۷۔ دعا کے اوقات

۶۰۔ دعا کے لیے کوئی خاص وقت یا دن مقرر نہیں، بلکہ دعا ہر وقت مانگی جا سکتی ہے۔ البتہ کچھ اوقات میں دعا مانگنے سے اللہ عزوجل سے خاص عنائت و رحمت کی امید کی جا سکتی ہے۔ مثلاً

(i)۔ رات کا آخری حصہ

(ii)۔ جمعہ کے دن عصر سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک

(iii)۔ شب قدر میں

(iv)۔ اذان اور اقامت کے درمیان

(v)۔ فرض نمازوں کے بعد

(vi)۔ سجدے کی حالت میں

(vii)۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ختم قرآن کے وقت

(viii)۔ عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)

(ix)۔ رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت

(x)۔ سفر میں

(xi)۔ بیماری کی حالت میں

کتابیات

۱۔ احمد بن حنبلؒ، حضرت امام، 'مسند امام احمد بن حنبلؒ' ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۴

۲۔ بخاریؒ، حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، 'صحیح بخاری' ترجمہ حضرت مولانا محمد داؤد راز، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۳۔ بخاریؒ، حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، 'آداب المفرد' اسلامک اکیڈمی، لندن، ۲۰۰۶

۴۔ ترمذیؒ، حضرت امام محمد بن عیسیٰ، 'جامع ترمذی' ترجمہ مولانا افضل احمد، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۶

۵۔ ماجہؒ، حضرت حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید، 'سنن ابن ماجہ' ترجمہ مولانا محمد قاسم امین، مکتبہ العلم، لاہور، ۲۰۱۰

۶۔ مسلمؒ، حضرت امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج، 'صحیح مسلم' ترجمہ علامہ وحید الزمان، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۷۔ نسائیؒ، حضرت امام احمد بن شعیب، 'سنن نسائی' ترجمہ مولانا افضل احمد، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۱

۸۔ الخطیب التبریزیؒ، حضرت شیخ ولی الدین، 'مشکوٰۃ' ترجمہ مولانا محمد صادق خلیلؒ، مکتبہ محمدیہ، لاہور، ۲۰۰۵

۹۔ البیھقیؒ، حضرت امام ابی بکر احمد بن حسین، 'شعب الایمان' ترجمہ مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۷

۱۰۔ الہیثمیؒ، امام علی بن ابوبکر، 'مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'، مکتبہ العلماء والحکما، مدینہ شریف، ۱۹۸۴

۱۱۔ حاکمؒ، امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ، 'المستدرک الی الصحیحین' ترجمہ شاہ محمد چشتی، پیغام القران، لاہور، ۲۰۰۹

۱۲۔ طبرانیؒ، حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد، 'المعجم الکبیر'، مکتبہ ابنِ تیمیہ، قاہرہ، ۲۰۰۰

۱۳۔ عبداللہ بن مبارک، امام، 'الزہد والرقائق'، دارالمعراج الدولیہ للنشر، الریاض، ۱۹۹۵

۱۴۔ فتاویٰ عالمگیری، ترجمہ مولانا سید امیر علی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۱

۱۵۔ ری شہری، محمدی، 'میزان الحکمہ'، دارالحدیث، قم، ۱۹۹۶

۱۶۔ العثیمین، محمد بن صالح، 'الشرح الممتع علی زاد المستقنع'، دار ابن جوزی، قاہرہ، ۲۰۰۲

۱۷۔ دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، 'اشعۃ اللمعات'، نول کشور، لکھنؤ، ۱۸۷۳

۱۸۔ امام ابن سنیؒ، حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق الدینوری، 'عمل الیوم واللیلۃ'، دار ابن حزم، بیروت، ۲۰۰۴



تعارف

بیرسٹر ظفراللہ خان نے ابتدائی دینی تعلیم صوفیائے کرام کے شہر ملتان میں حاصل کی۔ ایف اے اور بی اے کے امتحانات پرائیویٹ طور پر ملتان ایجوکیشن بورڈ اور بہاؤالدین زکریاؒ یونیورسٹی ملتان سے امتیازی پوزیشنوں میں پاس کیے۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی (بین الاقوامی تعلقات) کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کچھ عرصہ تک انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں تدریس کے بعد 1987ء میں سول سروس آف پاکستان کے ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ میں شمولیت اختیار کر لی۔ 1997ء میں سٹی یونیورسٹی لندن سے ایل ایل بی کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ یونیورسٹی آف ویسٹ آف انگلینڈ (برطانیہ) سے 1998ء میں قانون میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل کیا اور لنکنز ان (لندن) سے بار ایٹ لاء کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور اٹلی میں بھی قانون کی تعلیم پائی۔ آپ 2002 میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر قانون کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ آپ اسلام، قانون اور حقوقِ انسانی پر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ بطور وفاقی سیکریٹری قانون، انصاف اور حقوق انسانی بھی کام کر چکے ہیں۔ آج کل آپ وزیراعظم کے خصوصی معاون برائے پارلیمانی امور کام کر رہے ہیں۔

آج انسان ہر طرف سے لاچار، بے بس، بے کس اور مجبور ہے۔ پریشانیاں، تکالیف، مصائب، دکھ، غم اور خوف و ہراس انسان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ روحانی اور جسمانی بیماریاں اس کو تباہ کر رہی ہیں۔ حوادثِ زمانہ کے تھپیڑوں سے انسانیت جاں بلب ہے۔ زندگی مصائب و آلام کا رستا ہوا ناسور بن چکی ہے۔ انسان کو مجموعی طور پر سوچنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ ہم مصیبتوں، پریشانیوں، آفتوں اور مشکلات کے وقت مادی جائز و ناجائز تدبیروں کی تلاش میں تو سرگرداں رہتے ہیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اَدعونی استجب لکم (مجھ سے دعاء کرو میں تمہارا کام پورا کر دوں گا) کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام مسائل کے حل کے لیے اپنے اللہ عزوجل سے اپنا رابطہ قائم رکھے۔ اس کے حضور گڑگڑائے۔ آہ وزاریاں کرے۔ ندامتوں، شرمندگیوں، پشیمانیوں کا اظہار کرے۔ آنسو بہاتے ہوئے اپنی تمام التجائیں اسی کے حضور پیش کرے۔ پھر دیکھیں کہ مسائل کیسے حل ہوتے ہیں۔ جلد ہی انسان اپنے دکھوں، تکلیفوں سے نجات پا جائے گا۔ اس کی زندگی پرسکون، کامیاب و کامران ہو جائے گی۔

ایمل مطبوعات

www.emel.com.pk

ISBN: 978-969-9556-13-5

9 789699 556135

Rs. 480 US$ 22